COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

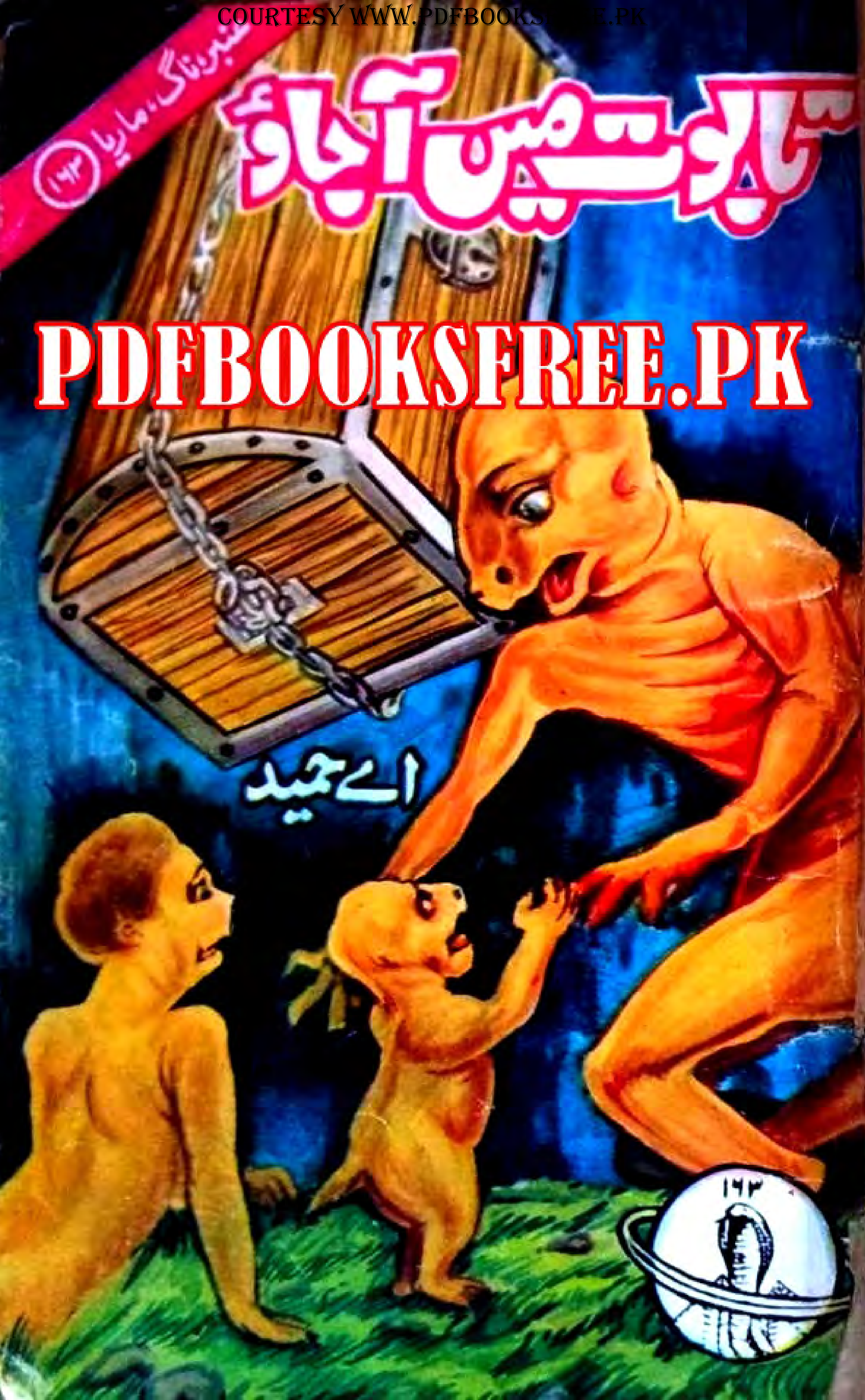

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر، ناگ، ماریا اور کیپٹن خلا میں

تابوت میں آجاؤ

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

قیمت ۷/۵۰ روپے

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

ناشر : عدنان سلیم
عنبر پبلی کیشنز، ۱۳/بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور-۸
طابع : تاجدین پرنٹرز، لاہور

پیارے دوستو!

ناگ ایک پندرہ فٹ کے بھوت نما کھوپڑی والا آدمی کی مضبوط گرفت میں ایک بے بس سانپ کی طرح لٹک رہا ہے۔ جو اپنے قبیلہ کے لوگوں سے کہہ رہا ہے "میں تمہارا سردار ہوں، بڑے سردار کی روح کی شرط پوری ہوگئی۔ یہ مقدس سانپ اب میرے ساتھ رہے گا۔

اب ناگ اس عجیب و غریب کھوپڑی مخلوق کے چنگل سے فرار ہونے کے طریقے سوچ رہا ہے۔ لیکن اِس پندرہ پندرہ فٹ لمبی مخلوق کی قید سے رہائی اِسے ممکن نظر نہیں آ رہی ہے۔ کیونکہ ناگ کی طاقت چھن چکی ہے۔ ناگ اِس حادثہ سے کیسے دوچار ہوا یہ تو آپ کو پڑھ کر ہی معلوم ہوگا۔

آپ کا انکل
اے حمید
۴۵۴/این راہِ چمن سمن آباد لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

- ناگن کی ہڈی
- کھوپڑی لوگ
- چاندرات کا سانپ
- موت غائب ہوگئی
- تابوت میں آجاؤ

ناگن ہڈی

جادوگرنی ناگن کی روح ویران محل کے گیٹ پہ رُک گئی

ہرش ناگ وہاں سے جاتے ہوئے جادو کی لکیر کھینچ گیا تھا۔ مگر جادوگرنی ناگن کی روح اس لکیر کو پار کر گئی اگر ہرش ناگ وہاں خود موجود ہوتا تو جادوگرنی ناگن کی روح محل کے اندر داخل نہیں ہو سکتی تھی۔ لیکن ہرش ناگ وہاں سے جا چکا تھا اور تہہ خانے میں کستوری ناگن قید تھی۔ جادوگرنی ناگن کی روح نے ویران محل میں داخل ہوتے ہی کستوری ناگن کو آواز دی۔ یہ آواز تہہ خانے میں کستوری ناگن کو پہنچ گئی۔ کستوری ناگن نے وہاں سے آواز دی۔

"میں تہہ خانے میں ہوں خالہ! میں تہہ خانے میں ہوں۔"

جادوگرنی ناگن کی روح تہہ خانے میں آگئی کستوری ناگن نے اسے دیکھتے ہی گھبرا کر کہا۔

"خالہ! مجھے یقین ہے وہ ہرش ناگ تھا اس نے ناگ دیوتا کو یہاں سے بھگا دیا ہے۔ میں ناگ دیوتا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے انتقام لوں گی کیا تم مجھے یہاں سے نکال سکتی ہو؟

جادوگرنی کی روح نے کہا۔

"مجھے پہلے ہی شک تھا کہ یہ ہرش ناگ کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ خیر کوئی بات نہیں میں تمہیں یہاں سے باہر لئے چلتی ہوں"

جادوگرنی ناگن نے کستوری ناگن کو اپنی روح کے دھوئیں میں لپیٹ لیا اور پھر بلند آواز میں کہا۔

"کستوری ناگن ملکہ! تیری غائب ہونے کی طاقت بھی تمہارے پاس آ گئی ہے۔ یہ طاقت ہرش ناگ نے ختم کر دی تھی اب تم یہاں سے آسانی سے نکل سکتی ہو"

کستوری ناگن نے زور سے پھنکار ماری۔ وہ غائب ہو گئی وہ تیزی سے تہہ خانے سے نکل کر ویران محل کے باہر آ گئی جادوگرنی ناگن کی روح بھی اس کے ساتھ تھی۔ دونوں جادوگرنیاں محل کے پچھواڑے گڑھے والے درخت کے پاس آ کر بیٹھ گئیں۔

کستوری ناگن کہنے لگی۔

"ناگن جادوگرنی کی روح! ہرش ناگ سے میں بدلہ نہیں لے سکتی۔ لیکن میں تمہارے سامنے قسم کھاتی ہوں کہ ناگ سے بدلہ ضرور لوں گی اور اس بار دنیا میں جا کر اسے ایسا مزہ چکھاؤں گی کہ وہ ساری عمر یاد کرے گا کیا اب میں جا سکتی ہوں؟

جادوگرنی ناگن کی روح نے کہا۔

"کیوں نہیں؟ تم پر ہرش ناگ کا جادو ٹوٹ چکا ہے اب تم جس سیارے پر چاہو جا سکتی ہو"

کستوری ناگن نے کہا۔

"میں سوائے دنیا کے اور کسی سیارے پر نہیں جاؤں گی اس لئے کہ ناگ دنیا کے سیارے پر ہی گیا ہو گا"

جادوگرنی ناگن کی روح نے کہا۔

"ناگن ملکہ! اس بات کا خیال رکھنا۔ جوگی سانگ کے پاس ایک تکونا خلائی ستارہ ہے جو تمہاری موجودگی کو ظاہر کر دیتا ہے اگر تم اس کے پاس جاؤ سب سے پہلے اس ستارے کو ضائع کر دینا پھر وہ تم پر خلائی مخلوق ہونے کا شک نہیں کر سکے گی"

کستوری ناگن نے جادوگرنی ناگن کا شکریہ ادا کیا اور ایک سیکنڈ میں فضا میں پرواز کر گئی وہ دیکھتے دیکھتے خلاء میں پہنچ گئی۔ اور روشنی کی رفتار کے ساتھ سفر کرنے لگی ناگ کو بالکل علم نہیں تھا کہ اس دفعہ بھی کستوری ناگن ناگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے تعاقب میں اس کے پیچھے پیچھے دنیا میں داخل ہو رہی تھی۔
اس کا خیال تھا کہ وہ لوگ ابھی تک افریقہ میں
ہی کہیں ہوں گے۔ چنانچہ وہ شمالی افریقہ کے شہر سوڈان میں
اترنا چاہتی تھی مگر نیچے آتے ہی اسے زبردست آندھی کے
طوفان نے گھیر لیا اور ہوائیں اسے اٹھا کر کہیں سے کہیں لے
گئیں

جب طوفان تھما تو کستوری ناگن نے دن کی روشنی میں
دیکھا کہ وہ دریا کے کنارے چھوٹی سی بستی میں اتر آئی ہے
وہ غیبی حالت میں تھی۔ بستی کے کچھ بوڑھے آدمی جھونپڑیوں
کے آگے بیٹھے ٹوکریاں وغیرہ بنا رہے تھے جھونپڑیوں
کے باہر پٹاریاں بھی پڑی تھیں۔ عورتیں کھانا وغیرہ تیار
کر رہی تھیں غیبی حالت میں رہ کر کستوری ناگن ان لوگوں
سے معلومات حاصل نہیں کر سکتی تھی کہ یہ کونسا علاقہ ہے
اس لئے وہ ایک درخت کے پیچھے آئی اور فوراً اس نے ایک
سانولے رنگ کی دیہاتی قسم کی عورت کا روپ بدلا اور بستی
کی طرف چلی۔

بستی میں آتے ہی کستوری ناگن کو احساس ہو گیا کہ
یہ سپیروں کی بستی ہے

کستوری ناگن سانولی دیہاتی عورت کے روپ میں
بستی میں ایک بوڑھے کے پاس آ کر بولی۔

”بابا! یہ کون سا گاؤں ہے؟“

بوڑھے نے آنکھیں اٹھا کر کستوری ناگن کو دیکھا اور
پوچھا ”بی بی! تو کہاں جانا چاہتی ہے؟

کستوری ناگن نے کہا۔

”بابا! میں اپنے قافلے کے ساتھ شہر سوڈان
جا رہی تھی کہ قافلے سے بچھڑ کر راستہ
بھول گئی ہوں“

بوڑھا کہنے لگا۔

”بی بی! تو بہت دور نکل آئی ہے سوڈان
تو یہاں سے بہت فاصلے پر ہے۔

کستوری ناگن نے کہا۔

”کیا قریب کوئی ایسا شہر ہے۔ جہاں سے
مجھے سوڈان جانے والا قافلہ مل جائے؟

بوڑھے سپیرے نے اپنے بھائی سپیرے کو بلا لیا
دوسری عورتیں بھی وہاں آ گئیں۔ کستوری ناگن نے انہیں
اپنا نام رانی بتایا بوڑھے سپیرے نے اسے دودھ
پینے کے لئے دیا اور جھونپڑی میں بٹھایا پھر اسے
بتایا کہ وہاں سے قریب کوئی شہر نہیں ہے لیکن دس
کوس کے فاصلے پر ایک گاؤں ضرور ہے جہاں سے
مہینے میں ایک بار ایک آدمی گھوڑے لیکر شہر جاتا ہے اگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تم چاہو تو اس کے ساتھ شہر جا سکتی ہو۔
اتنے میں بوڑھے کا جوان بھتیجا کہنے لگا۔

"چچا میں اگلے ہفتے سانپ لے کر شہر جا رہا ہوں۔ میں رانی کو شہر چھوڑ دوں گا"

"یہ میرا بھتیجا رامبو ہے یہ بڑا بہادر لڑکا ہے راستے میں اگر کوئی جنگلی جانور مل گیا تو یہ اسے پل بھر میں مار ڈالے گا تم بے فکر ہو کر اس کے ساتھ جا سکتی ہو"

کستوری ناگن نے ایک ہفتہ وہیں بسر کیا وہ خود بھی فضا میں اڑ کر جا سکتی تھی لیکن اسے صحیح راستے کا پتہ نہیں تھا اور اُسے خطرہ تھا کہ کہیں وہ اکیلی اڑتے ہوئے راستے سے بھٹک نہ جائے اور افریقہ میں اگر کوئی راستے سے بھٹک جائے تو بڑی مشکل سے اسے راستہ ملتا ہے اور کستوری ناگن کو اتنی جلدی بھی نہیں تھی وہ ایک ہفتہ اس بستی میں رہی پھر جوان سپیرے رامبو کے ساتھ گھوڑے پر بیٹھ کر شہر سوڈان کی طرف چل پڑی۔

سوڈان سے ایک میل پیچھے ہی سوداگر کی حویلی تھی جس کے پاس سپیرا سانپ بیچنے کے لئے جا رہا تھا وہ اکثر اس سوداگر کے پاس آتا رہتا تھا سپیرے کو معلوم تھا کہ یہ سوداگر عورتوں کی خرید و فروخت کا کام بھی کرتا

ہے اس زمانے میں مردوں کو غلام اور عورتوں کو لونڈیاں بنا کر فروخت کرنے کا رواج عام تھا
اس نے کستوری ناگن سے کہا۔

"رانی! میرے ساتھ سوداگر کی حویلی تک آؤ میں اسے سانپ دے کر تمہیں شہر میں خود چھوڑ آؤں گا تم بے شک حویلی کی ڈیوڑھی میں ہی بیٹھنا۔

کستوری ناگن نے سوچا کہ چلو نوجوان سپیرے کا دل رکھنے کے لئے مان لیتی ہوں۔ وہ حویلی کی ڈیوڑھی میں آ کر بیٹھ گئی۔ سپیرا سانپوں کی پٹاری لے کر سوداگر کے کمرے میں آ گیا اس نے سانپ بھی دے دیئے اور ایک شکار کی خوشخبری بھی سنائی۔

سوداگر نے کھڑکی کے خفیہ سوراخ میں سے کستوری ناگن کو دیکھا۔ تو خوش ہو کر سپیرے سے کہنے لگا۔

" شکار اچھا ہے۔ مگر میں تمہیں پچاس سکوں کے سوا ایک سکہ بھی نہیں دوں گا۔

سپیرے کو اور کیا چاہیئے تھا کہنے لگا۔

"لاؤ پچاس سکے" یہ عورت رانی اب تمہاری ہے اسے پکڑ کر اپنی قید میں رکھنا اب تمہارا کام ہے۔

یہ کہہ کر سپیرا حویلی کے دوسرے راستے سے باہر نکل گیا جب سپیرا چلا گیا۔ تو سوداگر ڈیوڑھی میں آ گیا۔ کستوری ناگن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی طرف مسکرا کر دیکھنے لگا۔ کستوری ناگن کو بہت برا لگا
اس نے پوچھا۔

"وہ نوجوان سپیرا کہاں ہے۔ جو مجھے یہاں بٹھا کر تمہیں
سانپ دینے اندر گیا تھا؟"

سوداگر بولا۔

"وہ تو کب کا چلا گیا اب تم میری لونڈی ہو وہ
تمہیں میرے پاس پچاس سکوں میں فروخت کر
گیا ہے۔"

کستوری ناگن کو سخت غصہ آیا۔ سوداگر نے فوراً غلاموں
کو حکم دیا کہ اس عورت کو اٹھا کر اندر پچھلی کوٹھڑی میں بند
کر دو غلام کستوری ناگن کی طرف بڑھے تو وہ اٹھ کر
کھڑی ہو گئی۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"زبردستی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں میں خود چلی جاتی
ہوں اندر"

سوداگر خوش ہو کر بولا۔

"شاباش! مجھے ایسی لونڈیاں بہت اچھی لگتی ہیں
جو میرا حکم مانیں"

اس نے غلاموں کے پیچھے جانے کا اشارہ کیا۔ کستوری ناگن
سوداگر کے ساتھ حویلی کے اندر آ گئی۔ سوداگر نے ایک کوٹھڑی
کی طرف اشارہ کیا۔

"اس کوٹھڑی میں جا کر آرام کرو۔ وہاں تمہیں ضرورت
کی ہر چیز مل جائے گی"

کستوری ناگن دو آدمیوں کو مزا چکھانا چاہتی تھی
ایک اس سوداگر کو جو معصوم عورتوں کو بھیڑ بکریوں کی
طرح خرید کر آگے بیچ دیتا تھا۔ اور دوسرے اس بدمعاش
سپیرے کو جو کستوری ناگن کو اس سوداگر کے پاس فروخت کر
گیا تھا اور جس نے نہ جانے کتنی اور معصوم لڑکیوں کی زندگیاں
برباد کی ہوں گی۔ وہ کوٹھڑی میں آ کر بیٹھ گئی۔ وہاں ایک
تخت پوش کے سوا کچھ نہیں تھا۔ اتنے میں سوداگر اندر
آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں چمڑے کا ہنٹر تھا۔ اس نے ہنٹر کو
زور سے لہرایا۔ پٹاخ کی آواز پیدا ہوئی۔ سوداگر گرج کر
بولا۔

"میں جو لونڈی خریدتا ہوں سب سے پہلے اس
کی مرمت کرتا ہوں۔ تاکہ اس کا دماغ ٹھیک ہو
جائے اور وہ کبھی یہاں سے بھاگنے کی کوشش
نہ کرے۔ مار کھانے کے لئے تیار ہو جاؤ"

کستوری ناگن پہلے ہی غصے سے بھری بیٹھی تھی
کہا۔ "میں تمہیں آخری بار خبردار کرتی ہوں کہ اس
برے کام سے توبہ کر لو۔ عورتوں کو خریدنا
اور بیچنا اچھا کام نہیں یہ ظلم ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سوداگر کو کیا معلوم تھا کہ وہ کس کے ساتھ بات
کر رہا ہے۔ اس نے ہنٹر کو لہرا کر کہا۔

" بدبخت! یہ الٹی سیدھی بکواس ابھی بند کرتا
ہوں تیری"

اور احمق سوداگر نے زور سے ہنٹر کستوری کے ما
ہنٹر کستوری کے کاندھے پر لگا وہ درد سے تڑپ
اٹھی۔ اس نے غصے میں آگ بگولا ہو کر ایک زبرد
پھنکار ماری اور پھر سوداگر کی آنکھوں کے سامنے عور
کی جگہ ایک زرد رنگ کا دس فٹ لمبا خطرناک سانپ
اپنا پھن اٹھائے پھنکاریں مار رہا تھا۔ اس کی سرخ آنکھ
سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ اس کی دو شاخوں والی زبان
بار بار لہرا رہی تھی۔ سوداگر یہ طلسم دیکھ کر دہشت زدہ
ہو گیا۔ خوف سے اس کا جسم ٹھنڈا پڑ گیا پھر بھی اس ن
ہمت کر کے ہنٹر سے سانپ کو مارنے کے لئے ہاتھ
اٹھایا ہی تھا کہ کستوری ناگن نے پھنکار ماری اس کی پھ
شعلے ایسی تپش سے سوداگر کے کپڑوں میں آگ لگ گ
وہ چیختا چلاتا باہر کو بھاگا۔

مگر کستوری ناگن اسے کب چھوڑنے والی تھی اس
نے وہیں سے چھلانگ لگائی اور سوداگر کی گردن
ڈس دیا۔ سوداگر وہیں بت بن کر رہ گیا۔

کستوری ناگن فوراً عورت کے روپ میں آگئی۔
اس کا زہر سوداگر کے جسم میں اپنا کام شروع کر چکا
تھا۔ سوداگر زمین پر گرا۔ پھر اس کا جسم موم
بتی کی طرح پگھل گیا۔ اس کے پگھلے ہوئے جسم پر
صرف دو آنکھیں ہی نظر آ رہی تھیں۔ جو آہستہ آہستہ
بند ہو رہی تھیں۔

کستوری ناگن نے نفرت سے کہا۔

" اب تو کسی کی بیٹی اور بہن پر ظلم نہ
کر سکے گا"۔

کستوری ناگن یہ کہہ کر مکان کی چھت پر آگئی زور
سے پھنکاری اور بلبل بن کر فضا میں اڑنے لگی
وہ اب اس سپیرے سے انتقام لینا چاہتی تھی
جو اسے سپیرے کے پاس فروخت کر گیا تھا وہ سیدھی
سپیروں کی بستی میں پہنچ گئی اس نے دیکھا کہ وہ سپیرا
جو اُسے سوداگر کے پاس بیچ گیا تھا اب جھونپڑے
کے باہر بیٹھا بوڑھے سپیرے کے پاس باتیں کر رہا ہے
بوڑھے نے پوچھا۔

" تم اس عورت کو اس کے گھر چھوڑ آئے تھے؟"
سپیرا بولا۔

" ہاں بابا! میں اسے اس کے گھر پہنچا کر ہی آیا تھا"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کستوری ناگن درخت کی شاخ پر بلبل کی شکل میں بیٹھی یہ سب کچھ سن رہی تھی۔ سپیرا جھوٹ بول رہا تھا اس نے وہیں سے جھونپڑی کے اندر پٹاری میں بند ناگن سانپ کو آواز دی کہ باہر آؤ پٹاری میں ایک ناگن بیٹھی تھی وہ ناگن ملکہ کی آواز سن کر اسی وقت پٹاری سے نکل کر باہر آگئی سپیرے نے ناگن کو باہر آتے دیکھا تو گھبرا کر بولا۔

"بابا! یہ ناگن سانپ باہر کیسے آگئی؟"

بوڑھا سپیرا گھبرا کر بولا۔

"پٹاری کھلی ہوگی۔ اس میں زہر ہے۔ ٹھہرو۔ میں اسے پکڑتا ہوں"

اور بوڑھے سپیرے نے بین بجانی شروع کردی مگر ناگن سانپ پر بین کا کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ تو ناگن ملکہ کی آواز پر باہر آئی تھی۔ وہ اس درخت کے نیچے کنڈلی مار کر پھن اٹھا کر بیٹھ گئی جس کی شاخ پر کستوری ناگن بلبل کی شکل میں بیٹھی تھی۔

کستوری ناگن نے کہا۔

"سن اے ناگن! اس سپیرے نے میرے ساتھ ظلم کیا ہے یہ دوسری عورتوں کے ساتھ بھی اسی طرح ظلم کرتا رہا ہوگا۔ میں چاہتی ہوں

کہ تو اس سے میرا اور دوسری بے گناہ عورتوں کا بدلہ لے"

ناگن سانپ نے کہا۔

"ناگن ملکہ! تو جیسے کہتی ہے ویسے ہی ہوگا میں ابھی اسے ہلاک کر ڈالتی ہوں"

کستوری ناگن بولی۔

"نہیں اسے مارنا نہیں ہے اس کو ایسی سزا دے کہ جس کو یہ ساری عمر یاد رکھے"

ناگن سانپ نے کہا!

"میں اس کے جسم میں اپنا خاص زہر داخل کرتی ہوں جس کے اثر سے یہ بے ہوش ہو جائے گا اور جب تک میں اسے دوبارہ نہیں ڈسوں گا۔ یہ ہوش میں نہیں آئے گا"

کستوری ناگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کی سزا یہی ٹھیک ہے"

سپیرا ناگن سانپ کے آگے بین بجا کر اسے اپنی طرف بلا رہا تھا۔ ناگن سانپ اس کی طرف بڑھی اور اچھل کر اس کے ہاتھ پر ڈس دیا۔ ڈستے ہی سپیرے کے ہاتھ سے بین چھوٹ گئی اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کستوری ناگن وہاں سے اُڑی اور واپس سوڈان شہر کی طرف پرواز کر گئی۔ وہ ناگ کی تلاش میں تھی۔ اسے یقین تھا کہ ناگ کستوری ناگن کی سراغ لگانے کے سلسلے میں اس کے سپیرے باپ کے گھر ضرور آیا ہو گا۔ کستوری ناگن سیدھی اپنے پرانے گھر آ گئی۔

وہ بلبل کی شکل میں اپنے گھر کے آنگن والے درخت کی شاخ پر بیٹھ گئی۔ اسے اپنا باپ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ماں اس کی پہلے ہی فوت ہو چکی تھی تھوڑی دیر بعد ان کا نوکر لاٹھی ٹیکتا گھر میں داخل ہوا کستوری ناگن کو خیال گزرا کہ کہیں اس کے باپ کا بھی انتقال نہ ہو گیا ہو وہ اڑ کر مکان کے پیچھے چلی گئی۔ وہاں اس نے اپنی عورت کی شکل بدلی اور اپنے مکان میں داخل ہو گئی۔ بوڑھے نوکر نے کستوری کو دیکھا تو بڑھ کر اس کے سر پہ ہاتھ پھیر کر اس کا ماتھا چوما اور بولا۔

"بیٹی تم کہاں چلی گئی تھی۔ تیری جدائی میں تیرا باپ مر گیا ماں بھی اگلی دنیا کو سدھار گئی"

کستوری ناگن کو بھلا اپنے ماں باپ کی کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔ وہ تو ایک ناگن تھی اس نے بوڑھے نوکر کے ساتھ اپنے باپ کی وفات کا دکھاوے کا افسوس کیا اور پھر پوچھا۔

"بابا! تو نے کبھی کسی ایسے نوجوان کو تو نہیں دیکھا جس نے اس گھر میں آ کر میری بابت پوچھا ہو؟

بوڑھا ذہن پر زور دے کر بولا۔

"ہاں تیرے جانے کے کئی ماہ بعد ایک سانولے رنگ کا گھنگھریالے بالوں والا نوجوان یہاں آیا تھا وہ تیرا پوچھ رہا تھا"

کستوری ناگن نے پوچھا۔

"اس کی آنکھوں کا رنگ کیسا تھا؟

بوڑھے نے کہا۔

"نسواری رنگ تھا۔ مگر اس کی آنکھوں میں مجھے سانپ کی آنکھوں کی کشش محسوس ہوتی تھی۔

کستوری ناگن سمجھ گئی کہ یہ ناگ کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس نے بے تابی سے سوال کیا۔

"بابا! یہ کب کی بات ہے؟

بوڑھے نے بتایا کہ کافی دن ہو گئے ہیں کہ وہ نوجوان وہاں آیا تھا۔ کستوری ناگن نے پوچھا کہ وہ کہاں جانے کے متعلق کہہ رہا تھا۔

بوڑھے نے کہا۔

"یہ اس نے نہیں بتایا۔ وہ چپ چاپ چلا گیا تھا۔ مگر بیٹی تم کیوں پوچھ رہی ہو۔ اتنی دیر بعد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آئی ہو آؤ بیٹھو۔ میں تمہارے لئے دودھ گرم کرتا ہوں"
کستوری ناگن نے کہا۔

"نہیں بابا! میں جلدی میں ہوں۔ پھر آؤں گی"

یہ کہہ کر کستوری ناگن باہر نکل آئی۔ مکان کے پچھواڑے آتے ہی اس نے بلبل کی شکل بدلی اور فضا میں اڑ گئی کستوری ناگن کو کسی طرف سے بھی ناگ یا اس کے ساتھیوں کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ اس بار کستوری ناگ دیوتا سے زبردست بدلہ لینا چاہتی تھی۔ وہ کوئی ایسا جادو کرنا چاہتی تھی کہ جس سے ناگ دیوتا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کا قیدی اور غلام بن کر رہ جائے۔ کستوری ناگن کو سوجھی کیوں نہ وہ اپنی پہلی ماں کی قبر پر جائے اور اس سے امداد حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اسکی پہلی ماں بھی ایک ناگن رہ چکی تھی اس کی مڑھی یعنی قبر۔ ہندو لوگ پرانے زمانے میں بھی اپنے بزرگوں کی لاش جلا کر اس کی راکھ تو دریا میں بہا دیتے تھے اور کچھ ہڈیاں کسی مٹی یا کانسی کے برتن میں ڈال کر زمین میں دفن کر دیتے تھے جہاں وہ یہ برتن دفن کرتے وہاں ایک چھوٹی سی تکونی ڈھیری بنا کر اوپر ایک برجی تعمیر کر دیتے تھے اس کو مڑھی کہا جاتا تھا آج بھی ہندو لوگ ہر مردے کے ساتھ نہیں لیکن بعض بزرگ مردوں کی ہڈیاں اس طرح

زمین میں دفن کر کے اس کی مڑھی بنا دیتے ہیں،

کستوری ناگن سیدھی ہندوستان کی طرف پرواز کر گئی۔ اس کی رفتار بہت تیز تھی وہ شام ہونے کے بعد جب اندھیرا چھا رہا تھا اپنے سینکڑوں سال پہلے کے شہر میں پہنچ گئی اس شہر کے باہر تالاب کے کنارے اس کی ناگن ماں کی مڑھی بنی ہوئی تھی جس کے پتھر کئی جگہوں سے ٹوٹ پھوٹ گئے تھے اور اونچی گھاس اگ آئی تھی کستوری ناگن اپنی ناگن ماں کی مڑھی کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی اور منتر پڑھنے لگی کچھ دیر تک وہ منتر پڑھتی رہی پھر اس نے مڑھی کے گرد تین چکر لگائے اور بولی۔

"میری ناگن ماں کی روح! اگر تو آ گئی ہے تو میری مدد کر"

اسے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی

"کستوری ناگن! تو جس لئے میرے پاس آئی ہے میں جانتی ہوں۔"

کستوری ناگن نے کہا۔

"تو پھر مجھے بتا کہ ناگ دیوتا مجھے کہاں ملے گا اور میں اسے کس طرح قابو کر دوں کہ وہ میری قید سے کبھی نہ نکل سکے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

روح نے کہا۔

"ناگ دیوتا کے پاس ایک ایسی طاقت ہے
جس کا تو مقابلہ نہیں کر سکتی"

کستوری ناگن نے غصے میں کہا۔

"کیوں نہیں مقابلہ کر سکتی میں؟ میرے پاس بھی
زبردست طاقت ہے میں جو چاہے شکل اختیار
کر سکتی ہوں۔ میں غائب ہو سکتی ہوں۔

روح بولی۔ "مگر ناگ کے پاس نیکی اور انسانوں
کی بھلائی اور خدمت کی طاقت ہے
اس طاقت کے آگے بڑے سے بڑے
جادوگر کا زور نہیں چل سکتا اگر چلے گا
بھی تو تھوڑی دیر کے لئے اور ناگ پھر
آزاد ہو جائے گا"

کستوری ناگن نے اب اپنی ماں کی روح کی منتیں کرنی
شروع کر دیں اس نے روح کی اتنی خوشامد کی کہ روح
نے کہا۔

"تمہارے پاس ایک ہی راستہ ہے ناگ
کو اپنا قیدی بنانے کا اور وہ یہ کہ میری
قبر کھود کر مٹی کے برتن میں سے میرے
جسم کی کوئی چھوٹی سی ہڈی نکال لے اس

ہڈی کو اپنے پاس رکھ اور جب ناگ
تیرے سامنے آئے تو اس ہڈی کو اس
کے جسم کے ساتھ لگا دے"

کستوری ناگن نے جلدی سے پوچھا۔

"کیا وہ — کیا وہ پھر ہمیشہ کے لئے قیدی
غلام بن جائے گا

روح نے کہا۔

"یہ تم کو اپنے آپ معلوم ہو جائے گا
اب تو مجھے تنگ نہ کر اور یہاں سے ہڈی
لے کر چلی جا"

کستوری ناگن نے پوچھا ناگ اس وقت مجھے کہاں ملے گا؟

روح بولی۔

"وہ شمال میں تبت کی طرف تجھے ملے گا وہاں
اس کے ساتھی پہنچنے والے ہیں ناگ بھی کچھ دنوں کے
بعد وہاں پہنچ جائے گا تم اس کے دوستوں کے قریب
قریب رہنا اور وہاں تجھے اپنی شکل بدل کر جانا ہو گا تاکہ
وہ لوگ تمہیں پہچان نہ سکیں اب میں جا رہی ہوں
پھر مجھے پریشان نہ کرنا"

اور روح کی آواز غائب ہو گئی۔ کستوری ناگن نے فوراً
مٹی ادھر ادھر ہٹانی شروع کر دی۔ زمین کے اندر مٹی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا ایک چھوٹا سا برتن اُسے ملا۔ اس میں ناگن ماں کی
ہڈیاں تھیں۔ کستوری ناگن نے ان میں سے ایک ہڈی
نکال کر اپنے پاس رکھ لی اور قبر کو دوبارہ بند کر کے اوپر
پتھر جما دیئے اور خود شمال کی طرف پرواز کر گئی
وہ تبت جانا چاہتی تھی جہاں اس کی ناگن ماں کی روح
کے مطابق ناگ کے ساتھی یعنی عنبر ماریا، کیٹی تھیو
سانگ اور چولی سانگ پہنچنے ہی والے تھے اور کچھ
دنوں کے بعد ناگ کو بھی وہاں پہنچ جانا تھا۔

کستوری ناگن کو شکل سے سارے لوگ پہچانتے تھے
اس لئے وہ کسی دوسری شکل میں اس بار اُن کے پاس جانا
چاہتی تھی۔ وہ تیز رفتار پرندے کی شکل میں برق رفتاری
سے اُڑتی ہوئی ہندوستان کے دریاؤں پہاڑوں میدانوں
اور جنگلوں کے اوپر سے گذرتی ہوئی شمال میں کوہ ہمالیہ کی
پہاڑیوں میں آ گئی۔ کستوری ناگن نیچے آ گئی۔ اس
کو تبت شہر کے لکڑی کے ڈھلانی چھتوں والے مکان نظر
آئے ان مکانوں کے درمیان ایک لکڑی کا محل تھا جو
ظاہر ہے تبت کے بادشاہ کا ہو سکتا تھا۔ تبت کے
بادشاہ شروع ہی سے فقیر یعنی راہب بادشاہ ہوتے
تھے۔ وہ بادشاہ بھی ہوتے اور مندر کے بڑے
پجاری بھی ہوتے تھے۔ کستوری ناگن کو شہر کے کونے

میں ایک ٹیلے پر برف پوش چھوٹا سا مندر بھی دکھائی دیا
اس مندر میں آسمانی بجلی بادل اور طوفان کے دیوتا کی
پوجا ہوتی تھی یہ گوتم بدھ کے زمانے سے پہلے کی
بات ہے۔ بعد میں تبت کے لاماؤں نے بدھ مذہب
اختیار کر لیا اور بدھ مت کہلانے لگے تھے۔

کستوری ناگن خاموشی سے مندر کے پیچھے اتر گئی۔
یہاں برف ہی برف چاروں طرف جمی ہوئی تھی
سردی اتنی زیادہ تھی کہ لوگ روئی کے لحافوں ایسے کپڑے
پہنے چل پھر رہے تھے پھر بھی وہ سردی سے ٹھٹھر
رہے تھے مندر کے اندر نائب پجاری آگ جلا کر اس کے
سامنے بیٹھا اگنی دیوتا کی تعریف کے بھجن گا رہا تھا۔ کچھ
دوسرے عقیدتمند بھی پجاری کے اردگرد بیٹھے تھے

کستوری ناگن مندر کی ڈھلان پر برف کے درمیان آکر کھڑی
ہو گئی کافی دیر ہوئی اس نے اسی شہر ہندوستان میں اپنے
گھر میں ایک ادھیڑ عمر عورت دیکھی تھی جو گھر کا کام
کاج کیا کرتی تھی۔ کستوری ناگن نے اس کی شکل اپنی
آنکھوں میں جمائی اور پھنکار مارتے ہی اس کی شکل میں
آ گئی اب وہ ایک ادھیڑ عمر عورت بن گئی تھی
جس نے نوکرانیوں ایسے موٹے کپڑے پہنے ہوئے تھے
کستوری ناگن خود کو نئی شکل میں دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ اور اس کے دوسرے ساتھیوں میں سے کوئی بھی اسے نہیں پہچان سکتا تھا۔ کہ یہی کستوری ناگن ہے۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی مندر کے دروازے پر آگئی اور پھر مندر میں جا کر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گئی جو پجاری کے ساتھ بھجن گا رہے تھے۔ عیار پجاری نے ایک نظر کستوری پر ڈالی۔ سمجھ گیا کہ یہ شہر میں ایک نئی عورت ہے وہ آنکھیں بند کر کے اشلوک پڑھتا رہا۔ کچھ دیر کے بعد گانا وغیرہ ختم ہو گیا۔ اور پجاری نے کستوری ناگن کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"تو کس شہر سے آئی ہے بی بی؟"

کھوپڑی لوگ

کستوری ناگن نے کہا۔

" مقدس پجاری! میرا نام گوماتی ہے اور میں غریب بیوہ ہوں۔ میرا اس دنیا میں کوئی نہیں رہا مجھے مندر میں نوکرانی رکھ لیں تاکہ زندگی کے جو تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں وہ میں آپ کی خدمت اور دیوتا کی پوجا کر کے گذار دوں"

پجاری کو اس ادھیڑ عمر کی عورت یعنی کستوری ناگن پر رحم آگیا۔

اس نے کہا۔ ٹھیک ہے گوماتی۔ اگر تیرا اس سنسار میں کوئی نہیں رہا تو پھر تو دیوتا کے مندر میں رہ کر یہاں کی صفائی وغیرہ کا کام کیا کرنا اور پیچھے ایک کوٹھڑی ہے وہاں سو جایا کرنا کھانا پینا تمہیں مندر ہی سے مل جایا کرے گا"

کستوری ناگن یہی چاہتی تھی اس نے ہاتھ باندھ کر پجاری کو سلام کیا اور اسی وقت جھاڑو لے کر مندر کے

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

فرش کو صاف کرنے لگی اب ہم کستوری ناگن کو تبت کے اس مندر میں چھوڑ کر عنبر، ماریا، کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ کی طرف آتے ہیں۔ وہ تبت کی طرف سفر کر رہے تھے جبکہ ناگ عقاب کی شکل میں خلا میں پرواز کرتا دنیا کی فضا میں داخل ہو گیا تھا ایک جگہ اسے سیاہ اونچی اونچی چٹانوں کا سلسلہ نظر آیا یہ چٹانیں ایک گول دیوار کی شکل میں ایک بہت بڑے میدان کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے تھیں ان کے درمیان میدان میں ایک تالاب بھی تھا جس کے کنارے سیڑھیاں تالاب میں اتر گئی تھیں۔

یہ میدان کافی کھلا اور لمبا چوڑا تھا اس میں کہیں کہیں چھوٹے چھوٹے چبوترے بنے ہوئے تھے کہیں درختوں کے نیچے پتھر کے سیاہ تخت بچھے تھے کہیں کسی شے کے ڈھیر لگے تھے ناگ اڑتا اڑتا نیچے آگیا اس نے دیکھا کہ یہ ڈھیر جانوروں کی ہڈیوں کے تھے وہ حیران ہوا کہ یہاں جانوروں کی ہڈیاں کہاں سے آگئیں؟ وہ اونچی لمبوتری چٹانوں میں گھیرے ہوئے اس میدان میں اتر آیا۔

ناگ بڑا حیران ہوا کہ یہاں کون سی مخلوق رہتی

کیونکہ دیواروں کے دروازے بڑے اونچے تھے غاروں کے اندر جا کر ناگ نے دیکھا کہ سارے کے سارے غار خالی تھے ان میں کہیں لوہے کے ہتھوڑے کہیں چھرے کہیں کلہاڑے اور کہیں پتھروں کو کھرچ کر بنائے ہوئے برتن اور بڑے بڑے پتیلے پڑے تھے۔ ایک غار میں پانی کے بڑے بڑے مٹکے رکھے تھے ناگ یہ تو سمجھ گیا کہ یہاں کوئی قبیلے کے لوگ رہتے ہیں۔ مگر وہ لوگ اس وقت کہاں تھے؟ ناگ غار سے باہر آگیا۔

اچانک اس کی نظر کچھ فاصلے پر زمین میں گاڑے ہوئے بانسوں پر پڑی یہ بانس ساتھ ساتھ زمین میں گاڑے گئے تھے ناگ نے قریب جا کر فوراً سانپ کی شکل بدلی اور زمین میں گڑے ہوئے بانسوں کے درمیان رینگنے لگا اس نے قریب جا کر دیکھا کہ ہر بانس کے نیچے زمین میں ایک خوفناک شکل والی کھوپڑی پڑی تھی ناگ حیرانی سے کھوپڑیوں کو تکنے لگا۔ یہ کھوپڑیاں آدھی انسان کی اور آدھی کسی جن بھوت کی لگتی تھیں یہ لمبوتری کھوپڑیاں تھیں جن کی آنکھوں کے سوراخ بڑے بڑے تھے کھوپڑیوں کے سر بھی عام انسانی سر سے تین گنا بڑے تھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہر کھوپڑی کے اوپر نیچے دانتوں کی قطاریں چلی گئی تھیں
یہ دانت لمبے لمبے تھے۔ ناگ رینگتا ہوا ایک
کھوپڑی کے پاس گیا اس کو محسوس ہوا کہ کھوپڑی
کے اندر کوئی شے حرکت کر رہی ہے۔

ناگ نے سوچا کہ اس معمے کو حل کرنا چاہیئے
کہ کھوپڑی کے اندر کیا چیز ہے۔ وہ رینگتا ہوا آہستہ
سے آنکھ کے گول بڑے سوراخ میں سے کھوپڑی کے
اندر داخل ہو گیا کھوپڑی اندر سے بھی بڑے تربوز
سے بھی بڑی اور گول گنبد کی طرح تھی ناگ نے
دیکھا کہ اندر کچھ بھی نہیں تھا۔ لیکن اسے کانوں میں
ایسی آواز سنائی دی جیسے کہیں قریب ہی سمندر کی
لہریں چٹانوں سے ٹکرا رہی ہوں۔ ناگ نے کوئی خیال
نہ کیا اور کھوپڑی سے باہر نکلنے کے لئے کھوپڑی کے
آنکھ کے سوراخ کی طرف رینگنے لگا۔ جونہی اس نے کھوپڑی
کی آنکھ میں سے باہر جانے کی کوشش کی اسے ایک
زبردست جھٹکا لگا۔ اور وہ تڑپ کر کھوپڑی کے اندر
گر پڑا۔ ناگ جلدی سے اٹھا اس نے کھوپڑی کی دوسری
آنکھ اور پھر اس کے کھلے منہ میں سے نکلنے کی کوشش
مگر وہاں بھی اسے زبردست جھٹکے لگے۔ اور ناگ
باہر نہ نکل سکا۔ ناگ نے پریشان ہو کر پھنکار ماری

چاہا کہ چڑیا بن کر وہاں سے اڑ کر نکل جاؤں مگر یہ
دیکھ کر وہ خوف زدہ سا ہو گیا کہ وہ پرندہ نہیں بن
سکا تھا۔ ناگ نے دوسری بار سانس چھوڑا کہ انسان
کی شکل میں آجائے۔ مگر وہ اس میں بھی کامیاب
نہ سکا۔ ناگ کی طاقت اس کا ساتھ چھوڑ گئی تھی
ناگ نے خود غلطی کی کہ اس عجیب وغریب بھوت
نما کھوپڑی میں داخل ہو گیا۔ ضرور یہ طلسمی کھوپڑی
تھی۔ اس میں کوئی خاص طلسم کیا گیا تھا۔ یا طلسم کے
اثرات پیدا ہو گئے تھے۔ اب ناگ کیا کرے!
کیسے باہر نکلے؟

یہی سوچتے ہوئے کھوپڑی کی آنکھ کے سوراخ کے
پاس پیچھے کی جانب بیٹھ گیا اور سانپ کی گردن اٹھا
کر چٹانوں کی اس پراسرار وادی کے میدان کی طرف
دیکھنے لگا۔

اسے ایسی آوازیں آنے لگی جیسے بہت سے درندے
یا جانور وادی میں داخل ہو رہے ہیں۔ مگر یہ درندوں
کی آوازیں نہیں تھیں کسی وقت کوئی اونچا قہقہہ بھی
سنائی دے جاتا تھا۔ یہ قہقہہ انسانی قہقہے سے بہت
مختلف تھا۔ یہ لمبا اونچا اور مسلسل تھا اور کسی
جانور کی چیخ سے زیادہ ملتا تھا۔ سانپ کی نظریں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قریب ہی لگی تھیں جہاں دو اونچی اونچی ہیبت ناک چٹانوں کے درمیان ایک راستہ بنا ہوا تھا یہ عجیب و غریب آوازیں اسی طرف سے آرہی تھیں پھر ناگ نے جو کچھ دیکھا اس پر اسے یقین نہیں آرہا تھا چٹانوں کے درمیان سے ایک بھوت نما اونچے انسانوں کا جلوس سا داخل ہوا ان میں سے سب کے قد پندرہ پندرہ فٹ کے تھے۔ ان کے سر بڑی بڑی کھوپڑیوں کی طرح تھے جن کی آنکھیں اور ناک بھی تھے۔ گویا یہ زندہ کھوپڑیاں تھیں۔ ان کی موٹی موٹی گردنیں سینے کے ساتھ ملی ہوئی تھیں۔ بازو بڑے لمبے لمبے تھے انہوں نے جسم پر صرف ایک دھوتی نما کپڑا باندھ رکھا تھا اتنے اونچے لمبے انسان نما بھوت یا بھوت نما انسان ناگ نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے وہ ایک دوسرے کے لمبے لمبے ہاتھ پکڑے چلے آرہے تھے ان میں بچے بھی تھے بچوں کے قد پانچ پانچ چھ چھ فٹ کے تھے۔ ان سب کی پیچھے سے دُمیں نکلی ہوئی تھیں جب وہ ناگ کے قریب سے گزرے۔ تو ناگ نے دیکھا کہ ان کے سر بالکل کھوپڑیوں ایسے تھے فرق صرف اتنا تھا کہ کھوپڑیوں کی آنکھیں اور ناک نہیں

ہوتے اور ان کے لمبے لمبے بکریوں کی طرح کے ناک بھی تھے اور بھوتوں کی ایسی بڑی بڑی تربوز جتنی آنکھیں بھی تھیں۔ ناگ سانپ کی شکل میں زمین پر پڑی کھوپڑی کے اندر چھپ کر بیٹھا تھا۔ وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ اسے کوئی نہیں دیکھے گا۔ مگر جونہی یہ کھوپڑی لوگ اس کے قریب سے گزرے ایک کھوپڑی والا بھوت نما انسان وہیں رک گیا اس نے اپنے لٹکے ہوئے ہونٹ کو اوپر اٹھا کر اس کا پیالہ سا بنایا۔ پھر بانسوں کی طرف دیکھا۔ جہاں لوگوں کی کھوپڑیاں پڑی تھیں۔ ناگ کا دل زور سے دھڑکنے لگا کھوپڑی والا آدمی اسے اپنی لال لال آنکھوں سے گھور رہا تھا۔ باقی مخلوق بھی وہیں رک گئی اسی کھوپڑی والے بھوت نما پندرہ فٹ اونچے لمبے انسان نے چلا کر کھوپڑی کی طرف اشارہ کر کے ایک عجیب سی گونجدار آواز نکالی اس آواز میں کوئی لفظ نہیں تھے صرف اونچی نیچی آواز تھی۔ جس میں ایسا شور بھی تھا۔ جیسے پتھر چٹانوں سے نیچے گر رہے ہوں۔ مگر یہ ان کی اپنی بولی تھی اور ناگ اس بولی کو سمجھ گیا تھا۔ کھوپڑی والے آدمی نے کہا تھا۔

" وہ آگیا ہے۔ میں نے سب سے پہلے اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیکھا ہے - اب میں تمہارا سردار ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی یہ پندرہ فٹ کا بھوت نما کھوپڑی والا آدمی لپک کر ناگ کے پاس آیا جھک کر اس نے کھوپڑی کو اٹھا لیا پھر ہاتھ اندر ڈال کر ناگ کو پکڑ لیا۔ ناگ نے اس کے ہاتھ پر ڈس دیا اور انتہائی طاقت والا خطرناک زہر اس کھوپڑی والی مخلوق کے جسم کے اندر پہنچا دیا۔ مگر اس آدمی پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے ناگ کو اپنی مٹھی میں پکڑ کر اوپر اٹھا کر لہرایا اور خوشی سے چلایا۔

"میں تمہارا سردار ہوں۔ بڑے سردار کی روح کی شرط پوری ہو گئی"

ناگ اس کے ہاتھ کی مضبوط گرفت میں ایک بے بس سانپ کی طرح لٹک رہا تھا۔ باقی کھوپڑی والی مخلوق نے سردار کے ہاتھ میں سانپ دیکھا تو فوراً دوزانو ہو گئے اور پھر اپنے سر جھکا کر ایک آواز ہو کر بولے۔

"تم ہمارے سردار ہو۔ تم نے سانپ کو قابو میں کر لیا ہے۔ یہ سانپ صرف دیوتاؤں نے تمہارے لئے یہاں بھیجا ہے۔"

ناگ نے تڑپ کر اپنے آپ کو کھوپڑی سردار کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کی مگر بہت جلد اسے احساس ہو گیا کہ اس کھوپڑی سردار کی طاقت کے مقابلے میں اس کی طاقت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ کھوپڑی سردار نے ناگ کو ہاتھ میں تین چار بار لہرایا اور بولا۔

"یہ مقدس سانپ اب میرے ساتھ رہے گا"

وہ ناگ کو اپنے ہاتھ میں پکڑے آگے آگے چلا اور باقی کھوپڑی لوگ اس کے پیچھے پیچھے بڑے ادب سے منہ ہی منہ میں کچھ گنگناتے چل پڑے ان کھوپڑی لوگوں میں عورتیں بھی تھیں عورتوں کے قد بھی پندرہ پندرہ فٹ کے تھے اور ان کے سروں پر بال بالکل نہیں تھے ان کی کھوپڑیاں بھی بڑے حلوے کدو ایسی تھیں اور ناک بکرے کی طرح تھوتھنی کے ساتھ مل گئے تھے۔

یہ سارے لوگ ایک بہت بڑے غار میں داخل ہو گئے۔ اس غار میں آگے جا کر ایک کھلی جگہ پر ایک پتھر کا تخت بچھا ہوا تھا دیوار کے ساتھ ساتھ بھی پتھر کی بڑی بڑی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرسیاں بنی ہوئی تھیں کھوپڑی سردار تخت پر بیٹھ گیا۔ باقی کھوپڑی لوگ کرسیوں پر بیٹھ گئے ان میں سے ایک کھوپڑی عورت اٹھ کر کونے میں گئی۔ وہاں سے سنگ مرمر کا ایک تھال اٹھا کر سردار کھوپڑی کے سامنے آ کر بولی۔

"مقدس سردار! ہمیں اس تھال میں تمہارے مقدس آنکھ کے موتی کی ضرورت ہے تاکہ تمہاری بادشاہت ہمیشہ قائم رہے"

ناگ یہ سب کچھ حیرانی سے دیکھ رہا تھا وہ ابھی تک کھوپڑی سردار کے ہاتھ میں تھا کھوپڑی سردار نے اپنی ایک آنکھ تھال کے اوپر کر کے زور سے چیخ ماری۔ ٹپا ٹپ اس کی آنکھ سے دو کالے رنگ کے موتی نکل کر تھال میں گر پڑے سب کھوپڑی مخلوق اٹھ کر زور زور سے تالیاں بجانے اور سردار زندہ باد۔ ہمارا بادشاہ زندہ باد کے نعرے لگانے لگے۔

کھوپڑی سردار نے اشارہ کیا۔ ایک دوسری کھوپڑی عورت بھاگ کر ایک کوٹھڑی میں گئی۔ کوٹھڑی میں سے وہ باریک جالی کا ایک چھوٹا تھیلا لے کر سردار کے پاس آئی۔ سردار نے ناگ کو اس

تھیلے میں ڈال دیا تھیلے کا منہ بند کیا اور اس کی ڈوری کو اپنی گردن کے گرد باندھ لیا اور بولا "یہ مقدس سانپ اب ہمیشہ میری گردن میں لٹکتا رہے گا"

ایک بار پھر غار کھوپڑی لوگوں کی تالیوں اور عجیب قسم کی ڈراؤنی آوازوں والے نعروں سے گونج اٹھا ناگ سمجھ گیا کہ اب یہاں سے فرار ابھی ناممکن ہے۔ ابھی تو وہ بھوت نما کھوپڑی مخلوق کی دنیا میں قید ہو کر رہ گیا۔

ناگ کو ہم اس کھوپڑی مخلوق میں چھوڑتے ہیں اور سیدھے عنبر ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ کی طرف چلتے ہیں یہ پانچوں دوست ناگ کی تلاش میں تبت پہنچ گئے ہیں یہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ جہاں ایک مندر اور بادشاہ یعنی تبت کے لاما کا لکڑی کا سادہ سا محل بھی تھا۔

عنبر نے کہا۔

"یہاں کوئی کارواں سرائے تو دکھائی نہیں دیتی میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی برف پوش پہاڑی کی قدرتی کھوہ یا غار میں ٹھکانہ بنانا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چاہیے۔

ماریا نے کہا۔

" مگر جولی سانگ اور تھیو سانگ سے پہلے یہ معلوم کر لینا چاہیے کہ ہمیں یہاں کتنی دیر تک ٹھہرنا ہو گا میرا مطلب ہے کہ کیا یہاں وہ پرانا خلائی اڈہ مل جائے گا۔ جہاں ان کے خیال کے مطابق کبھی خلائی مخلوق اپنے راکٹوں میں اترا کرتی تھی؟"

کیٹی نے جواب میں کہا۔

" ان سے کیوں پوچھتی ہو۔ مجھ سے بھی پوچھو آخر میں بھی خلائی مخلوق ہوں۔"

جولی اور تھیو سانگ مسکرانے لگے۔ کیٹی نے عنبر اور ماریا کو بتایا کہ اگرچہ خلائی مخلوق بہت عرصہ پہلے یہاں تبت کے برف پوش میدانوں میں اتر کرتی تھی۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ اوپر سے خلائی جہاز والوں کو برف کے سفید میدان صاف نظر آ جاتے تھے مگر یہ سراغ لگانا ذرا مشکل ہے کہ کستوری ناگن ناگ کو یہاں کس جگہ سے اپنے ساتھ خلا میں لے گئی ہو گی۔

عنبر نے پوچھا۔

" کیا وہ خلائی جہاز کے بغیر بھی ناگ کو اوپر اپنی دنیا میں لے جا سکتی ہے؟"

تھیو سانگ بولا۔

" ایسا ہو سکتا ہے۔"

عنبر نے فوراً کہا۔

" تو پھر خلائی اڈہ تلاش کرنا بیکار ہے کیونکہ کستوری ناگن تو اسے کسی بھی جگہ سے اڑ کر لے جا سکتی ہے"

جولی سانگ نے کہا۔

" عنبر بھتیا! اس کے باوجود خلائی مخلوق کو چھوڑ کر اوپر جانے کے لئے کسی ایسی جگہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جہاں اس کے ارد گرد کا ماحول بالکل صاف ہو اور فضا میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو ویسے میں یہ نہیں مانتی کہ کستوری ناگن ناگ کو خلائی جہاز یا راکٹ کے بغیر خلا میں لے گئی ہے۔ کیونکہ خلا میں کوئی انسان کوئی مخلوق عام حالت میں زندہ نہیں رہ سکتی"

ماریا نے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کیا وہاں ہوا نہیں ہوتی اس لئے؟"
جولی سانگ بولی۔

"ہوا بھی نہیں ہوتی اور خلا میں ہوا کا دباؤ بھی نہیں ہوتا"
عنبر بولا۔

"تو پھر آپ سب لوگوں کی کیا رائے ہے"
تھیو سانگ کہنے لگا۔

"ناگ کو کستوری ناگن اگر یہاں کسی جگہ سے اڑ کر لے گئی ہے تو برف پر ان کے پاؤں کے نشان ضرور ہوں گے کیونکہ ابھی یہاں تازہ برف گرنا شروع نہیں ہوئی یہ سب پرانی برف ہے اور یہاں برف کبھی نہیں پگھلتی چنانچہ برف پر جو ایک بار نشان پڑ جاتا ہے وہ اگلی برف باری تک ویسے ہی رہتا ہے اس اعتبار سے ہمیں کچھ دیر تبت میں ہی ٹھہرنا چاہیے"

کیٹی نے چاروں طرف سانس لے کر کہا۔

"ناگ کی خوشبو بھی تو نہیں آ رہی ہے"

مگر وہیں مندر میں نوکرانیوں کا کام کرتی اور گوماتی کی

شکل میں موجود کستوری ناگن کو عنبر ماریا کیٹی تھیو سانگ اور جولی سانگ کی خوشبو آ گئی تھی۔ وہ کام کرتے کرتے خوشی سے اچھل سی پڑی وہ مندر سے باہر اس کے لکڑی کے برآمدے میں کوڑا کرکٹ پھینکنے کے بہانے آئی اور جدھر سے ان لوگوں کی خوشبو آ رہی تھی ادھر دیکھا خوشبو دور پہاڑی ٹیلے کی جانب سے آ رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ عنبر ماریا کیٹی تھیو سانگ اور جولی سانگ آ گئے تھے مگر ناگ ابھی تک نہیں آیا تھا کستوری ناگن نے اپنی ناگن ماں کی ہڈی سنبھال کر رکھی ہوئی تھی

کستوری ناگن نے سوچا کہ اسے خود چل کر ان لوگوں کا ٹھکانہ معلوم کرنا چاہیئے۔ اور اپنی تسلی کرنی چاہیئے۔ کہ وہ آ گئے ہوئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد کستوری ناگن نے تھیلا اٹھایا اور برف میں چھپی جڑی بوٹیاں تلاش کرنے کے بہانے اس پہاڑی کی طرف چل پڑی جدھر سے اسے عنبر ماریا کیٹی تھیو سانگ اور جولی سانگ کی برابر خوشبو آ رہی تھی

کستوری ناگن مندر کی نوکرانی گوماتی کی شکل میں ہاتھ میں تھیلا پکڑے روئی کا لمبا جبہ کوٹ پہنے سر پر روئی کی ٹوپی رکھے برف میں بنے ہوئے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

راستے پر چلی جا رہی تھی جب پہاڑی قریب آ گئی تو اس نے سانس بھر کر محسوس کیا کہ خوشبو پہاڑی میں جو چھوٹا سا غار ہے اس کے اندر سے آرہی ہے کستوری ناگن غار کے بالکل قریب جا کر بیٹھ گئی اور برف کھود کر یونہی جھوٹ موٹ جڑی بوٹیاں تلاش کرنے لگی۔

اتنے میں ماریا غار سے باہر نکلی اس نے ایک عورت کو برف پر بیٹھے دیکھا تو اڑتی ہوئی اس کے قریب آ گئی۔ کستوری ناگن فوراً سمجھ گئی۔ کہ ماریا اس کے اردگرد موجود ہے۔ کیونکہ اسے ماریا کی تیز خوشبو آ رہی تھی۔ مگر وہ اپنے کام میں لگی رہی ماریا نے کستوری ناگن کے چاروں طرف گھوم پھر کر اسے غور سے دیکھا چونکہ اس کی شکل دوسری تھی۔ اس لئے ماریا کو علم نہ ہو سکا۔ کہ یہ کستوری ناگن ہے۔ ماریا اڑ کر غار میں چلی گئی اور بولی۔

"باہر ایک ادھیڑ عمر کی عورت برف کھود رہی ہے"

عنبر اٹھ کھڑا ہوا۔ میں جا کر دیکھتا ہوں۔ ہو سکتا ہے اس عورت سے ناگ کا کوئی سراغ مل جائے عنبر باہر آ کر کستوری ناگن کے قریب آ گیا وہ بھی

کستوری ناگن کو نہ پہچان سکا۔ کستوری ناگن نے اسے پہچان لیا تھا۔ مگر عنبر کیسے پہچانتا کستوری ناگن کی شکل ہی وہ نہیں تھی۔ اس نے کستوری ناگن سے پوچھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو بہن؟"

کستوری ناگن عنبر کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور بولی۔

"بھائی کیا کروں۔ مندر میں رہتی ہوں۔ یہاں جڑی بوٹیاں تلاش کرنا بھی میرا فرض ہے"

عنبر بولا۔

"کیا برف میں بھی جڑی بوٹیاں ہوتی ہیں؟"

کستوری ناگن بولی۔

"ہاں بھائی! برف کے نیچے دبی ہوئی ہوتی ہیں ہمارے مندر میں ان جڑی بوٹیوں کا مشروب تیار ہوتا ہے۔ جو بخار کو ٹھیک کر دیتا ہے

عنبر بھی جڑی بوٹیوں کا ماہر تھا مگر اس وقت اسے ناگ کے بارے میں کچھ معلومات چاہیئے تھیں۔ وہ بولا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"

کستوری ناگن نے کہا۔

"گوماتی۔ میرا نام گوماتی ہے۔ مگر تم کون ہو اور کیا تم اس غار میں رہتے ہو؟ میں نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پہلے تمہیں یہاں کبھی نہیں دیکھا۔

عنبر نے کہا۔

" میں یہاں اپنے کچھ بہن بھائیوں کے ساتھ مندر دیوتا کی یاترا کرنے آیا ہوں۔ یہاں کوئی جگہ نہیں ملی تو ہم نے غار ہی میں ڈ جما لیا۔

کستوری ناگن نے برف کے نیچے سے گھاس کا ا گچھا توڑ کر نکالا اور اسے جھاڑنے کے بعد میں رکھ لیا۔ پھر اٹھ کر چلنے لگی تو عنبر نے پوچھ

" گوماتی! میں نے سنا ہے کہ یہاں سانپ کی بھی پوجا ہوتی ہے۔ کیا یہاں کوئی سانپ مندر ہے؟

کستوری ناگن سمجھ گئی کہ عنبر ناگ کے بارے میں پوچھ رہا ہے اس کا مطلب تھا کہ ناگ ان لو کے پاس ابھی تک نہیں پہنچا۔ کیونکہ کستوری ناگن کو غار میں سے ناگ کی خوشبو بالکل نہیں آ رہی تھی اس نے جھٹ موٹ کہہ دیا۔

" میں نے سنا ہے کہ کبھی یہاں سانپ کی پو ہوا کرتی تھی۔

جہاں آج کل ہمارے بادشاہ لاما کا محل ہے

اس کے قریب ہی کہتے ہیں ایک سانپ مندر ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب وہ نہیں رہا۔ کیونکہ اب ہم لوگ سانپ کی پوجا نہیں کرتے۔ ہم بادل پانی ہوا اور آسمانی بجلی کے دیوتا کی پوجا کرتے ہیں۔

عنبر نے کہا۔

" کیا اس سانپ مندر کا اب کوئی کھنڈر بھی باقی نہیں ہے"؟

کستوری ناگن چاہتی تھی کہ یہ لوگ یہاں سے نہ جائیں کیونکہ ان کی موجودگی میں ناگ کے وہاں آنے کی امید زیادہ تھی۔ کیونکہ ناگ ان کی خوشبو پا کر وہاں ضرور آ جاتا۔ چنانچہ کستوری ناگن نے کہا۔

" کھنڈر تو کوئی نہیں ہے مگر میری دادی کہا کرتی تھی کہ یہاں سے شمال کی طرف ایک گہری گھاٹی ہے اس گھاٹی میں ایک پرانے مندر کے کھنڈر اب بھی باقی ہیں جہاں سنا ہے کہ چاند رات کو ایک سانپ آج بھی آ کر ناگ مورتی کے آگے کنڈلی مار کر بیٹھ جاتا ہے۔

عنبر چونکا۔ وہاں چل کر پتہ کرنا چاہیئے۔ ہو سکتا وہ ناگ ہی ہو۔ اس نے کستوری ناگن سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پوچھا۔

"کیا تم ہمیں اس مندر کے کھنڈر تک لے جا سکتی ہو۔ ہمیں سانپ مندر دیکھنے کا بہت شوق ہے۔

کستوری ناگن کے ذہن میں ان لوگوں کو وہیں ٹھہرائے رکھنے کی ایک پوری اسکیم آگئی تھی۔ اسی اسکیم پر عمل کرتے ہوئے کستوری ناگن نے کہا۔

"میں اس سانپ مندر میں نہیں جا سکتی کیونکہ ہمارے خاندان میں سانپ مندر میں جو کوئی بھی جاتا ہے مر جاتا ہے۔ مگر میں دور سے تمہیں وہ مندر دکھا سکتی ہوں"۔

عنبر خوش ہو کر بولا۔

"بس ٹھیک ہے۔ تم ہمیں دور ہی سے وہ مندر دکھا دینا تمہاری بہت مہربانی ہوگی کیا تم آج کس وقت ہمیں سانپ مندر تک لے چلو گی؟"

کستوری ناگن کہنے لگی۔

"تمہیں وہاں تک جانے کے لئے گھوڑوں کا انتظام کرنا ہوگا۔ کیونکہ وہ مندر دور

ہے ہم پیدل وہاں تک نہیں جا سکتے

عنبر بولا۔

"بہتر ہے تم کل اسی وقت یہاں آجانا میں نے گھوڑوں کا انتظام کر لیا ہو گا"

کستوری ناگن چلی گئی۔ مندر میں آتے ہی اس نے بلبل کا روپ بدلا اور فضا میں پرواز کرتی ہوئی شمال کی طرف نکل گئی۔ وہ کل عنبر اور اس کے ساتھیوں کو شمال کی جانب فرضی سانپ مندر دکھانے جا رہی تھی اور اُسے معلوم ہی نہیں تھا کہ ایسا کوئی مندر وہاں ہے بھی کہ نہیں۔ کستوری ناگن نے یہی سوچا تھا کہ وہ فضا میں پرواز کر کے علاقے کو دیکھے گی جہاں اسے کوئی چھوٹا سا کھنڈر کھائی میں نظر آیا وہ اس کو سانپ مندر بتا دے گی چنانچہ جب وہ کچھ فاصلے پر ایک کھائی پر آئی تو غوطہ لگایا اور نیچے کھائی میں آکر دیکھنے لگی۔ اتفاق سے کھائی جہاں شروع ہوتی تھی وہاں ایک گول چھت والی پرانی ٹوٹی پھوٹی کوٹھڑی اسے دکھائی دی۔ کستوری ناگن فوراً وہاں اتر پڑی۔ دیکھا کہ یہ ایک پرانی بوسیدہ کوٹھڑی ہے جہاں شاید کبھی کوئی راہب بیٹھ کر عبادت کیا کرتا ہو گا اب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ کوٹھڑی اجڑ چکی تھی۔ اور پتھر ادھر اُدھر بکھرے پڑے تھے۔

کستوری ناگن نے پتھروں کو جوڑ کر ایک نشانی بنائی اور تیزی سے واپس اپنے مندر میں آگئی

دوسری طرف عنبر نے ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ کو جا کر بتایا کہ مندر کی ایک شریف خادمہ نے اسے یہاں ایک سانپ مندر میں لے جانے کی حامی بھری ہے۔

"اس کا کہنا ہے کہ وہاں چاند رات کو کوئی پر اسرار سانپ پوجا کو آتا ہے"

ماریا نے پوچھا۔

"کیا یہ سانپ مندر آباد ہے؟ کیونکہ یہاں تبت میں تو سانپ کی پوجا نہیں ہوتی"

عنبر بولا۔

"سانپ کی پوجا اب واقعی یہاں نہیں ہوتی مگر اس ملازمہ جس کا نام گوماتی ہے کا کہنا ہے کہ کسی زمانے میں یہاں سانپوں کی باقاعدہ پوجا ہوا کرتی تھی اور ان کے مندر بھی تھے مگر اب صرف ایک ہی مندر کے کھنڈر رہ گئے ہیں اور وہاں چاند رات

کو ایک سانپ پوجا کرنے آتا ہے"

کیٹی نے کہا۔

"کیا معلوم وہ ناگ بھیا ہی ہو"

جولی سانگ اور تھیوسانگ نے بھی کہا کہ انہیں اس مندر کو چل کر دیکھنا چاہیئے ماریا نے جب چاند رات کو کسی سانپ کے آنے کا سنا تو وہ بھی راضی ہو گئی۔

عنبر بولا۔

"تمہیں گھوڑوں کا انتظام کرنا ہو گا کیونکہ نوکرانی گوماتی پیدل نہیں چل سکتی"

ماریا نے کہا۔

"اتنے گھوڑے ہم یہاں کہاں سے لائیں گے ایسا کرتے ہیں کہ عنبر اس عورت گوماتی کے ساتھ چلا جائے۔ دو گھوڑوں کا انتظام تو ہو سکتا ہے میں بھی ہوا میں اڑتی ہوئی ساتھ جاؤں گی۔ تم لوگ یہیں غار میں رہنا"

اس تجویز پر سب نے اتفاق کر لیا۔ عنبر شہر میں کرائے پر دو گھوڑے لینے چل دیا دوسرے روز ٹھیک وقت پر کستوری ناگن نوکرانی گوماتی کے بھیس اور شکل میں وہاں پہنچ گئی۔ عنبر گھوڑے لئے تیار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھڑا تھا کستوری ناگن نے سب کی خوشبوئیں سونگھ
لیں تھیں۔ اس نے عنبر سے کہا۔

" بھائی! میرے پیچھے پیچھے گھوڑا چلانا میں گھوڑا
تیز نہیں چلاؤں گی۔ ہاں۔ مجھے ڈر لگتا ہے"

عنبر بولا " تم بالکل نہ گھبراؤ۔ میں تمہاری حفاظت کر
ہوں۔"

اور وہ دونوں گھوڑوں پر سوار ہو کر چل پڑے
کستوری ناگن گھوڑے پر سوار آگے آگے جا رہی تھی
برف پر ایک چھوٹا سا راستہ بنا ہوا تھا جو ایک پہا
وادی سے دوسری وادی کی طرف جاتا تھا اسی طرح چلتے
چلتے کستوری ناگن گھاٹ کے کنارے اس جگہ پر آ
آئی۔ جہاں چند قدموں کے فاصلے پر ٹوٹی پھوٹی کوٹھڑی
واقع تھی۔ کستوری ناگن نے گھوڑے کو روک لیا اور ا
طرف اشارہ کر کے عنبر سے کہا

" وہ سانپ مندر ہے۔ میں آگے نہیں جاؤں گی
آگے گئی تو جل جاؤں گی۔ تم جا کر اسے دیکھ
آؤ۔ میں یہیں کھڑی ہوں"

عنبر گھوڑے سے اتر پڑا اور برف پر قدم اٹھاتا شکستہ
کوٹھڑی کی طرف بڑھا۔

چاند رات کا سانپ

کستوری ناگن دور کھڑی عنبر کو تک رہی تھی
عنبر شکستہ کوٹھڑی کے اندر داخل ہو کر ایک ایک اینٹ
کو دیکھنے لگا۔ کوٹھڑی کی حالت کھنڈر ایسی تھی عنبر یہی
سمجھا کہ یہ سانپ مندر ہی ہو گا کبھی۔ واپس کستوری ناگن
کے پاس آ کر عنبر نے کہا۔

" پرسوں چاند رات ہے میں چاہتا ہوں کہ
چاند رات کو یہاں آ کر سانپ کے آنے
کا تماشہ دیکھوں۔"

کستوری ناگن کو معلوم تھا کہ عنبر چاند رات کو ضرور
سانپ دیکھنے آئے گا۔ کہ کہیں وہ ناگ ہی نہ ہو مگر
کستوری ناگن نے تو جھوٹ بولا تھا۔ وہاں چاند رات
کو کوئی سانپ نہیں آتا تھا۔ لیکن اس رات کستوری ناگن
نے خود سانپ بن کر شکستہ کوٹھڑی میں جانے کا فیصلہ کیا
ہوا تھا۔ کستوری ناگن بولی

" تم ضرور آنا بھائی مگر میں نہیں آؤں گی کیونکہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہمارے خاندان والوں کو کسی بھی سانپ مندر میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔"

عنبر بولا۔

"مجھے بھی صرف سانپ کو دیکھنے کا شوق ہے۔ ورنہ خاص طور پر آنے کی ضرورت نہیں۔ گوماتی۔

عنبر واپس غار میں اور کستوری واپس مندر میں چلی گئی

عنبر نے ماریا کیٹی تھیو سانگ اور جولی سانگ کو بتایا کہ یہاں سے دُور واقعی ایک سانپ مندر کا کھنڈر ہے جہاں چاند رات کو سانپ آتا ہے پرسوں چاند رات ہے میں وہاں جا کر دیکھوں گا کہ کہیں وہ ناگ ہی نہ ہو۔ ماریا نے کہا۔

"اگر ناگ ہُوا تو اس کی خوشبو یہاں بھی آ جائے گی"

کیٹی نے کہا

"لیکن اگر ناگ کسی طلسم میں گرفتار ہو تو اس کی خوشبو نہیں آیا کرتی"

تھیو سانگ بولا۔

"تو پھر ہم سب ساتھ چلیں گے"

جولی سانگ کہنے لگی۔

"سب کے جانے کی کیا ضرورت ہے

عنبر اور ماریا چلے جائیں اگر ناگ بھی ہُوا تو اسے ساتھ لے آئیں گے"

آخر سب کے مشورے سے یہی طے پایا کہ عنبر اور ماریا ہی چاند رات کو سانپ کے کھنڈر میں جا کر سانپ کو دیکھیں گے اور اگر وہ ناگ ہُوا تو اُسے ساتھ لے آئیں گے۔ اور اگر وہ ناگ نہ ہُوا تو اس سے ناگ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے دوسری طرف کستوری ناگن بھی بے تابی سے چاند رات کا انتظار کر رہی تھی جب چاند رات آئی۔ تو کستوری ناگن بُلبُل کا روپ بدل کر ہَوا میں اڑتی ہوئی گھاٹی والی شکستہ کوٹھڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔ پورا چاند نکلا ہُوا تھا۔ چاروں طرف اس کی روشنی برف پر چمک رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد کستوری ناگن کو عنبر کے ساتھ ماریا کی خوشبو بھی آنے لگی۔ وہ سمجھ گئی کہ عنبر ماریا کو ساتھ لے کر آیا ہے اس نے دیکھا کہ دُور عنبر گھوڑے پر سوار چاندنی رات میں چلا آ رہا تھا۔ کستوری ناگن نے فوراً پھنکار مار کر ایک سیدھے سادے سانپ کا روپ بدلا۔ اور کوٹھڑی کے پتھروں کے پیچھے چھپ گئی۔

عنبر اور ماریا کوٹھڑی کے قریب آ کر رک گئے عنبر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گھوڑے سے اترا۔
ماریا نے کہا۔

" ہم دونوں کوٹھڑی میں چلتے ہیں "

کستوری ناگن ان کی باتیں صاف سن رہی تھی اتنے میں عنبر کوٹھڑی میں داخل ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اس نے کہا۔

" ماریا چاندرات کا سانپ ابھی تک نہیں آیا "

ماریا نے کہا۔

" ہمیں اس جگہ بیٹھ کر اس کا انتظار کرنا چاہیئے اس عورت گوماتی کو جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ سانپ ضرور آئے گا۔

عنبر کوٹھڑی کے باہر ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا ماریا بھی اس کے پاس ہی بیٹھ گئی کستوری ناگن کو دونوں کی خوشبو آ رہی تھی اب اس نے اپنا ڈرامہ شروع کر دیا اس نے زور سے پھنکار ماری اور پتھروں کے پیچھے سے نکل کر ٹوٹے پھوٹے چبوترے پر بیٹھ گئی۔

سانپ کی پھنکار کی آواز سن کر عنبر اور ماریا جلدی سے کوٹھڑی میں آ گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سیاہ رنگ کا سانپ چبوترے پر پھن اٹھائے بیٹھا جھوم رہا

ہے۔ کستوری ناگن نے سانپ کی شکل میں عنبر کو دیکھا تو فوراً چبوترے سے اتری اور اس کے گرد چکر لگانے شروع کر دیئے۔

عنبر نے ماریا سے کہا۔

" ماریا! ناگ کی خوشبو نہیں آ رہی تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ ناگ ہے یا نہیں؟

ماریا نے کہا۔

" ہو سکتا ہے یہ ناگ ہو اور اس پر کسی طلسم کا اثر ہو جس کی وجہ سے اس کی خوشبو نہ آ رہی ہو بہتر ہے کہ اس سے بات کر کے پوچھو "

عنبر نے سانپ کی زبان میں کہا۔

" اے کالے سانپ! کیا تو ناگ ہے؟ اگر ناگ دیوتا ہے تو میں عنبر ہوں اور ماریا بھی میرے ساتھ ہے۔

کستوری ناگن بولی۔

" عنبر اور ماریا میں ناگ دیوتا نہیں ہوں مگر ناگ دیوتا کا غلام ضرور ہوں "

عنبر نے پوچھا۔

" کیا تمہیں معلوم ہے کہ ناگ دیوتا کہاں ہے؟

کستوری ناگن نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ناگ دیوتا اس وقت اسی ملک میں کسی جگہ پر ہے میں یہ نہیں بتا سکتا کہ وہ کس جگہ پر ہے۔ مگر مجھے اتنا معلوم ہے کہ وہ اسی طرف آ رہا ہے اور بہت جلد یہاں پہنچنے والا ہے۔"

ماریا اور عنبر کو خوشی ہوئی کہ ناگ اس ملک میں ہے۔ اور جلد وہاں پہنچ جائے گا وہ سانپ کی بات کو سچ سمجھ رہے تھے۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ یہ سانپ اصل میں کستوری ناگن ہے جو ان لوگوں کو زیادہ سے زیادہ دیر اس جگہ رکھنا چاہتی ہے تاکہ اپنے طور پر جب ناگ وہاں آئے تو وہ اس کو اپنے قبضے میں لے کر وہاں سے فرار ہو جائے۔ عنبر نے سانپ کی زبانی کہا۔

"کیا تمہیں اندازہ ہے کہ ناگ دیوتا کب تک یہاں پہنچ جائے گا؟"

کستوری ناگن نے کہا۔

"یہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا مگر اتنا جانتا ہوں۔ کہ تم لوگوں کو اسی جگہ رہ کر ناگ کا انتظار کرنا ہو گا اگر تم چلے گئے

تو پھر ناگ سے کبھی نہ مل سکو گے۔"

عنبر نے جلدی سے کہا۔

"ہم یہاں سے کہیں نہیں جائیں گے"

کستوری ناگن نے کہا۔

"میرے جانے کا وقت ہو گیا ہے اب میں جا رہا ہوں۔"

اور کستوری ناگن کوٹھڑی سے نکل کر سانپ کی شکل میں دوسری طرف چلا گیا۔ وہ ایک جگہ برف کے تودے کے پیچھے چھپ کر عنبر اور ماریا کی باتیں سننے لگا۔ ماریا کہہ رہی تھی۔

"اب ہمیں اس غار میں ہی رہنا ہو گا۔ جب تک ناگ یہاں نہیں آ جاتا۔"

عنبر بولا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔ چلو اب واپس چل کر کیٹی تھیو سانگ اور جولی سانگ کو یہ خبر سنانے ہیں۔"

اور وہ دونوں وہاں سے چلے گئے ان کے جانے کے بعد کستوری ناگن نے بلبل کا روپ بدلا اور واپس سانپ مندر والی اپنی کوٹھڑی میں آ گئی۔ اب ایک طرف عنبر ماریا تھیو سانگ کیٹی اور جولی سانگ غار میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پڑاؤ ڈالے ناگ کا انتظار کر رہے تھے تو دوسری طرف کستوری ناگن سانپ مندر میں گوماتی نوکرانی کے روپ میں ناگ کی راہ دیکھ رہی تھی

دوسری طرف ناگ عجیب و غریب کھوپڑی مخلوق کے جنگل میں پھنسا فرار ہونے کے طریقے سوچ رہا تھا مگر ان بھوت نما بڑی بڑی کھوپڑیوں والی پندرہ پندرہ اونچی لمبی مخلوق کی قید سے رہائی اسے ممکن نظر نہیں آ رہی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ ناگ کی طاقت چھین لی گئی تھی۔ نہ وہ اپنی شکل بدل سکتا تھا۔ اور نہ وہاں سے اڑ کر کہیں جا سکتا تھا۔ اسے کھوپڑی مخلوق کے سردار نے جالی دار تھیلے میں ڈال کر اپنے گلے میں لٹکا رکھا تھا۔ وہ ہر وقت اسے گلے میں لٹکائے رکھتا تھا سوتے جاگتے ناگ اس کے ساتھ رہتا تھا۔

ایسی مخلوق ناگ نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ خدا جانے یہ کس دنیا کے رہنے والے تھے اور یہاں کیسے آ گئے تھے۔ وہ جنگل میں جا کر جانور اور درندے شکار کر کے لاتے اور انہیں وہیں کاٹ کر کچا ہی کھا جاتے۔ ان کے بچے بھی جن کے قد پانچ پانچ فٹ کے تھے۔ کچا گوشت ہڑپ کر جاتے تھے۔ ان کی عورتیں بھی اونچی لمبی اور خوفناک تھیں۔ اور جانور کو

ویسے ہی مروڑ کر کھا جاتی تھیں۔ ابھی تک ان میں سے کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ناگ ان کی ساری گفتگو سمجھ لیتا ہے۔ وہ اسے ایک مقدس سانپ سمجھ کر رکھے ہوئے تھے۔ شاید وہاں یہ رواج تھا اگر کوئی سانپ ان کے کسی بزرگ کی کھوپڑی میں بیٹھا مل جائے تو جس کو ملے گا۔ وہی قبیلے کا بادشاہ ہوگا۔

ناگ کی شامت اعمال کہ وہ اس وادی میں آ گیا تھا اب وہ بری طرح پھنس گیا تھا۔ اگرچہ ناگ کو وہاں سے فرار ہونے کا کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ پھر بھی اس نے ہمت نہیں ہاری تھی۔ اور وہ برابر اس کوشش میں تھا۔ کہ کوئی ترکیب ایسی نکل آئے کہ وہ وہاں سے بھاگ سکے اور اس کی طاقت بھی واپس آ سکے جس جالی دار تھیلی میں اسے بند کیا گیا تھا۔ وہ نہایت مضبوط تھی۔ اگر ناگ کے پاس اس کی طاقت ہوتی تو وہ چٹان کی دیوار توڑ کر بھی نکل سکتا تھا۔ مگر مصیبت یہ تھی کہ اس کے پاس اس کی طاقت نہیں تھی۔

اب وہاں ایک ایسا چکر چلا کہ کھوپڑی سردار کا ایک دشمن چاہتا تھا کہ وہ کسی طرح خود سردار بن جائے۔ چنانچہ ایک رات جبکہ کھوپڑی سردار سو رہا تھا۔ دشمن کھوپڑی مخلوق ہاتھ میں ایک لمبا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خنجر سے اندر داخل ہوا۔ ناگ جالی دار تھیلی م
بند سردار کھوپڑی لوگ کے گلے میں پڑا سب ک
دیکھ رہا تھا۔ دشمن نے آتے ہی سردار کے سی
میں خنجر اتار دیا۔ سردار اچھل کر اٹھا اور دونوں کی
شروع ہوگئی۔ اس ہاتھا پائی میں سردار کے گلے
تھیلی ٹوٹ گئی اور ناگ نیچے فرش پر گر پڑا۔ ا
اندھیرا تھا۔ ناگ اندھیرے میں باہر کی طرف بھا
سردار زخمی ہوگیا تھا۔ دوسرا دشمن بھی زخمی تھا
دونوں فرش پر گر پڑے اور آخری سانس لے
رہے تھے۔

دوسرے غاروں میں باقی لوگ سو رہے
ناگ غاروں میں سے نکل کر اندھا دھند میدان میں
طرف بھاگا۔ جس طرف دو چٹانوں کے درمیان
باہر کو راستہ جاتا تھا۔ دوڑتے دوڑتے ناگ
اس بھیانک چٹانی قید خانے سے باہر نکل گیا
سامنے ایک گھاٹی تھی۔ ناگ گھاٹی میں اتر گیا
کے نیچے ایک دریا بہہ رہا تھا۔ ناگ نے دریا میں چھلا
لگا دی اور ٹھنڈے پانی پر تیرتا آگے بڑھنے
وہ اس بھیانک مخلوق کے پنجے سے نکل آنے پر
خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کر رہا تھا۔ اگرچہ اس

پاس اس کی طاقت نہیں تھی۔ مگر وہ آزاد تھا طاقت
کبھی نہ کبھی تو واپس آ ہی جائے گی۔ دریا کا پانی بہت
تیز تھا۔ دیکھتے دیکھتے ناگ گھاٹی سے نکل کر ایک
جنگل میں آگیا۔ دریا جنگل میں بل کھا کر گزرتا تھا
رات اندھیری تھی۔ آسمان پر ستارے جھلملا رہے
تھے۔ طاقت چھن جانے کی وجہ سے ناگ اندھیرے
میں اچھی طرح سے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ پھر بھی
وہ دریا کی تیز رفتار موجوں پر بہا چلا جا رہا تھا۔
جب صبح کی روشنی چاروں طرف پھیلنے لگی تو
ناگ نے دیکھا۔ کہ دریا ایک قلعے کی بہت اونچی دیوار
کے ساتھ گھوم کر دوسری طرف جا رہا ہے ناگ
بھی قلعے کی دیوار کے ساتھ ہی دوسری طرف نکل گیا
آگے ایک چھوٹی سی بستی دریا کنارے آباد تھی بستی
میں کچے پکے مکان بھی تھے۔ اور دو دو منزلہ مکان
بھی تھے۔ ناگ دریا سے نکل کر کنارے پر آگیا صبح
کی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ ناگ نے سوچا کہ
کسی سانپ کو بلا کر اپنی طاقت کو آزمانا چاہیے
اس نے ایک جگہ جھاڑی کی اوٹ میں آکر سانپ
کی زبان میں آواز دی مگر کوئی سانپ نہ آیا ناگ
نے کئی بار آوازیں دیں مگر ایسا لگتا تھا کہ اس کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آواز کسی سانپ کے کان تک نہیں پہنچ رہی۔

ناگ کو یقین ہو گیا کہ اس کی تمام طاقتیں اس سے چھین گئی ہیں وہ آہستہ آہستہ رینگتا ہوا ایک کچے مٹی کے ڈھیر کی طرف آیا تو اچانک ایک بل میں سے سانپ نکل آیا اس نے اپنا پھن اٹھا کر ناگ پر حملہ کر دیا یہ پہلا موقع تھا کہ کسی سانپ نے ناگ پر حملہ کر دیا تھا۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی تھی کہ سانپ کو معلوم ہی نہیں تھا کہ جس پر وہ حملہ کر رہا ہے وہ ناگ دیوتا ہے کیونکہ ناگ کے جسم سے ناگ دیوتا کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔

ناگ نے سانپوں کی زبان میں کہا۔

"میں ناگ دیوتا ہوں"

مگر سانپ نے اس کی آواز بالکل نہ سنی وہ سانپ کی گردن کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگا ناگ کو بھی آ گیا وہ مچلہرانے لگا۔ وہ سانپ سے لپٹ گیا اور اس کی گردن اپنے دانتوں میں پکڑ لی۔ سانپ کی گردن منہ میں لیتے ہی ناگ کے جسم میں اچانک ایک تبدیلی آ گئی ناگ کا جسم ایک دم گرم ہو گیا اس نے سانپ کو منہ سے نکال کر پھینک دیا۔

سانپ نے منہ سے نکلتے ہی سر جھکا دیا اور بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! مجھے معاف کر دو۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم ناگ دیوتا ہو"

ناگ نے حیرت سے پوچھا۔

"پہلے تو تم نے مجھ پر حملہ کر دیا تھا اب کیا بات ہو گئی ہے۔ کہ تم نے مجھے پہچان لیا؟"

سانپ بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! پہلے تمہارے جسم سے ناگ دیوتا کی خوشبو نہیں آ رہی تھی جبکہ میرے جسم کو منہ میں لینے سے میرے خون کی گرمی نے تمہارے جسم پر کیا گیا طلسم توڑ دیا ہے اور تمہاری خوشبو واپس آ گئی ہے۔"

ناگ نے سوچا کہ پھر تو میری دوسری طاقتیں بھی واپس آ گئی ہوں گی۔ اس نے فوراً پھنکار ماری اور عقاب بن کر ہوا میں اڑنا چاہا مگر وہ ایسا نہ کر سکا اس نے دوسری پھنکار مار کر انسانی شکل میں آنا چاہا وہ اس میں بھی کامیاب نہ ہو سکا۔ سمجھ گیا کہ ایک ہی طاقت واپس آئی ہے۔ کہ اس کے جسم سے ناگ دیوتا کی خوشبو آنے لگی۔ ہے اور وہ سانپوں کی زبان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں بات کر سکتا ہے۔

ناگ نے سانپ سے کہا۔

"مجھ پر ایک عجیب وغریب مخلوق نے جادو کیا ہوا ہے۔ تمہارے جسم کی گرمی سے میری خوشبو تو واپس آگئی ہے۔ لیکن میری باقی طاقتیں ابھی تک مجھے نہیں مل سکیں"

سانپ کہنے لگا۔

"عظیم ناگ دیوتا! اس بستی میں ایک جادوگر رہتا ہے ہو سکتا ہے وہ تمہاری مدد کر سکے میں اس کے گھر میں جاتا رہتا ہوں میں نے جادوگر کو کئی لوگوں کے جادو توڑتے دیکھا ہے"

ناگ نگر میں اسے کیسے بتاؤں گا۔ کہ مجھ پر جادو کیا گیا ہے۔ میں تو سانپ کی شکل میں ہوں اور جادوگر سانپ کی زبان نہیں جانتا ہو گا۔ سانپ نے۔۔

"تم اس کے پاس جا کر تو دیکھو۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے جادو کی مدد سے تمہاری مشکل کو سمجھ جائے گا"

ناگ نے سانپ سے جادوگر کے گھر کا پتہ معلوم کیا اور وہاں سے روانہ ہو گیا۔ جادوگر کا مکان بستی کے کونے پر ایک گندے نالے کے

کنارے پر واقع تھا۔ ابھی چونکہ دن نکلا ہی تھا اس لئے مکان پر لوگ نہیں تھے ناگ رینگتا ہوا چاروں طرف سے چوکس ہو کر جادوگر کے مکان کے آنگن میں آگیا اس نے جادوگر کو کمرے سے باہر نکلتے دیکھا۔ تو وہیں اینٹوں کے ڈھیر کے پیچھے چھپ گیا جادوگر نے سانپوں کی زبان میں آہستہ سے کہا۔

"ناگ دیوتا میں نے تمہیں دیکھ لیا ہے۔ مجھ سے ڈرو نہیں۔ میرے پاس آجاؤ۔"

ناگ خوش ہوا کہ یہ واقعی پورا جادوگر ہے اور اس کا علاج کر سکتا ہے۔ ناگ جلدی سے ڈھیر کے پیچھے سے نکل کر سامنے آگیا جادوگر کالے رنگ کا تھا اور سر منڈا ہوا تھا گلے میں سبز نیلے سرخ منکوں کی مالا تھی۔ ہاتھ میں انسانی جسم کی کہنی کی ہڈی تھی۔

ناگ نے کہا۔

"میں تمہیں سلام کرتا ہوں۔ تم سچ مچ کے جادوگر ہو۔ کیا تم میری مدد کر سکتے ہو۔ کھوپڑی مخلوق نے میری طاقتیں چھین لی ہیں"

جادوگر کے کان کھڑے ہو گئے کھوپڑی مخلوق ایک ایسی مخلوق تھی جادوگر جس کی تلاش برسوں سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر رہا تھا۔ اس نے ناگ سے پوچھا۔

"یہ کھوپڑی مخلوق کہاں آباد ہے؟"

ناگ نے جادوگر کو بتایا کہ یہاں سے دُور پیچھے چٹانوں کے بیچ میں ایک میدان تھا۔ کھوپڑی مخلوق اسی میدان میں غاروں کے اندر رہتی ہے۔ انسانوں اور جانوروں کا گوشت بڑے مزے سے کھاتی ہے ساری نشانیاں ٹھیک تھیں۔ جادوگر نے ناگ سے کہا

"ہاں! میں کھوپڑی مخلوق کو جانتا ہوں۔ یہ اسی مخلوق کا جادو ہے۔ جو تم پر کیا گیا ہے۔ میرے پاس اس جادو کا توڑ ہے۔ ناگ دیوتا! تم فکر نہ کرو۔ بس تمہیں کچھ روز میرے پاس رہنا ہوگا۔ کیونکہ مجھے کھوپڑی مخلوق کے جادو کے توڑ کا چلّہ کاٹنا ہوگا۔

ناگ بولا۔

"اگر آپ مجھے میری کھوئی ہوئی طاقت واپس دلا دیں تو میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں گا۔"

جادوگر نے کہا۔

"بس میرا چلّہ کاٹنے کی دیر ہے تمہاری ساری طاقتیں واپس آجائیں گی۔ یہ چلّہ پندرہ دن کا

ہو گا۔ مجھے رات کو دریا میں کھڑے ہو کر منتر پڑھنے ہوں گے۔ تم میرے مکان میں رہ سکتے ہو۔"

ناگ بولا۔

"شکریہ! آپ کا۔ میں یہیں کسی جگہ پڑا رہوں گا آپ چلّہ کب شروع کر رہے ہیں؟"

جادوگر بولا۔

"میں آج رات ہی کو چلّہ شروع کر دوں گا"

ناگ وہیں جادوگر کے مکان کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ جادوگر نے کہا۔

"میں اپنے استاد جادوگر کے پاس تھوڑی دیر کو جا رہا ہوں۔ تم مکان میں ہی رہنا۔"

اور جادوگر گھوڑے پر سوار ہو کر بستی سے نکل گیا دریا کے دوسرے کنارے ایک ویران سرائے میں اس کا ایک ساتھی جادوگر رہتا تھا جس کا نام کاشان تھا۔ جادوگر نے کاشان کو جاتے ہی کہا۔

"تمہیں مبارک ہو کاشان! ناگ دیوتا میرے ہاتھ آگیا ہے۔

کاشان بھی کالا کلوٹا جادوگر تھا خوشی سے اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی باچھیں کھل گئیں اس نے پوچھا

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو دوست! ناگ دیوتا تمہارے ہاتھ کیسے لگا۔ اس کی تلاش میں تو ہم دس برس سے مارے مارے پھر رہے تھے"

جادوگر نے کہا۔

"بس یہ میری خوش قسمتی ہے کہ ناگ دیوتا خود بخود میرے پاس آ گیا اس پر کھوپڑی مخلوق نے طلسم کر رکھا ہے۔ اس کی طاقت ختم ہو چکی ہے۔ وہ صرف سانپ کی زبان بول اور سمجھ سکتا ہے۔ باقی اس کے پاس کوئی طاقت نہیں ہے۔

کاشان نے پوچھا۔

"اس وقت وہ کہاں ہے؟

"وہ میرے مکان میں ہے۔

کہیں وہ بھاگ نہ جائے۔ تم اسے اکیلا کیوں چھوڑ آئے ہو" کاشان نے خدشہ ظاہر کیا۔

جادوگر بولا۔

"وہ کبھی نہیں بھاگے گا۔ میں نے اسے یقین دلایا ہے کہ میں اس پر کیا گیا جادو

چلہ کر کے توڑ دوں گا۔ کم از کم پندرہ دن تک وہ میرے مکان سے کہیں نہیں جائے گا"

کاشان اپنے دوست جادوگر کو کوٹھڑی میں لے گیا یہاں ایک گول میز پر انسانی کھوپڑی کے اوپر موم بتی جل رہی تھی۔ کاشان کہنے لگا۔

"بس اب ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہم موت پر قبضہ کر سکیں گے۔ موت کو اپنا غلام بنا سکیں گے۔ موت ہمارے حکم کی پابند ہو گی۔ ہم اس کو جس کو مارنے کا حکم دیں گے وہ اس کو مار ڈالے گی۔ ہم ساری دنیا پر قبضہ کر کے حکومت کریں گے"

کاشان اور دوسرا جادوگر بڑے جوش میں تھے۔ وہ بے حد خوش تھے۔

کاشان بولا۔

"یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ناگ دیوتا اپنے آپ کھوپڑی مخلوق کے جادو کا اثر لے چکا ہے۔ ورنہ ہمیں اسے وہاں لے جانا پڑتا"

جادوگر نے کہا۔

"میں اب دیر نہیں کرنا چاہتا تم فوراً موت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو اپنے قبضے میں کرنے کا عمل شروع کر دو
تم اس کام میں کتنا وقت لگاؤ گے؟
کاشان بولا۔ "صرف ایک رات۔ آج کی رات میں اپنا عمل پورا کر لوں گا۔ کل ہم ناگ دیوتا کو قتل کر دیں گے" اس کے بعد موت ہماری غلام ہو گی۔ ہم سب سے پہلے موت کو حکم دیں گے کہ ہمارے دشمنوں کو ختم کرے اس کے بعد حکم دیں گے کہ وہ اس ملک کے بادشاہ اور اس کی فوج کو ہلاک کر ڈالے تاکہ ہم تخت پر قبضہ کر لیں"

کاشان قہقہہ مار کر ہنسنے لگا۔ جادوگر نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ تم آج رات اپنا عمل شروع کر دو۔ میں کل صبح ناگ کو لے کر تمہارے پاس آ جاؤں گا"

جادوگر واپس چل پڑا۔ کاشان جادوگر نے موت پر قابو پانے کا طلسمی عمل شروع کر دیا آج تک دنیا کے کسی جادوگر نے موت کو اپنا غلام بنانے کا عمل نہیں کیا تھا۔ ان دونوں جادوگروں کو کہیں سے خفیہ نسخہ مل گیا تھا جس میں موت کو غلام بنانے کا طلسم اور اس کے عمل کی ترکیب درج تھی کیا یہ دونوں موت کو اپنا غلام بنانے میں کامیاب ہو سکتے تھے؟ یہ تم آگے چل کر خود ہی پڑھ لو گے

کاشان ساری رات موت پر قبضہ کرنے کا عمل پڑھتا رہا دوسرے دن اس کا ساتھی جادوگر اٹھ کر کوٹھڑی میں ناگ کے پاس گیا۔ اور بولا۔
"میں ساری رات دریا میں کھڑے ہو کر تمہارے لئے چلّہ کرتا رہا ہوں۔ اب تجھے میرے ساتھ میرے ایک جادوگر دوست کے پاس جانا ہو گا۔ کیونکہ اس کے پاس ایک خاص منتر ہے جس کو وہ تم پر پھونکے گا ایسا کرنا تمہارے جادو کو توڑنے کے لئے بہت ضروری ہے۔

ناگ بے چارہ مشکل میں گرفتار تھا فوراً تیار ہو گیا۔
جادوگر نے اسے ایک چھوٹی پٹاری میں بند کیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر سیدھا اپنے ساتھی جادوگر کاشان کے گھر پہنچ گیا۔ وہ اس کا انتظار کر رہا تھا ناگ کی پٹاری انہوں نے زمین پر رکھ کر الٹ دی ناگ سانپ باہر نکل کر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا جادوگر نے سانپ کی زبان میں کہا۔
"ناگ دیوتا! یہ میرا ساتھی کاشان ہے تمہارے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اُوپر کیے گئے طلسم کو توڑنے کے لیے ضروری
ہے کہ یہ ایک خاص منتر پڑھ کر تم پر پھونکے
کیا تم اس کے لئے تیار ہو؟"

ناگ بولا۔

"کیوں نہیں دوست! میں تو تمہارا شکر گذار ہوں
کہ تم میری طاقت واپس لانے کے لیے
اتنی تکلیف اٹھا رہے ہو۔"

جادوگر کاشان کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور بولا
"ناگ دیوتا! یہ تو ہمارا فرض ہے کہ تمہاری
مدد کریں
اب تم ایسا کرو کہ زمین پر بالکل سیدھے ہو کر
لیٹ جاؤ۔"

ناگ نے ایسا ہی کیا۔ وہ سانپ تھا زمین پر بالکل
سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔ کاشان نے منتر پڑھنا شروع
کر دیا دس منٹ تک وہ منتر پڑھتا رہا پھر
اس نے ناگ پر پھونک ماری تو ناگ ایک دم
بے ہوش ہو گیا۔ جادوگر اور کاشان نے جھک کر
ناگ کو دیکھا ناگ بے ہوش ہو چکا تھا دونوں قہقہہ
لگا کر ہنس دیئے۔ جادوگر نے کہا۔
"اب جلدی سے ناگ دیوتا کے دو ٹکڑے کر دو

ہمیں سر والے ٹکڑے کی ضرورت ہے"

کاشان نے چارپائی پر رکھی ہوئی چھری اٹھائی اور ایک دم
سے ناگ کے جسم پر مار کر اس کے جسم کے دو ٹکڑے
کر دیئے۔ ناگ کو کچھ پتہ نہ چلا کہ اس کے جسم کے دو
ٹکڑے ہو گئے ہیں کاشان نے دم والا ٹکڑا ایک
مرتبان میں ڈال دیا۔ اور سر والا ٹکڑا اٹھا کر ایک
تھیلی میں رکھ دیا۔ اور اس پر سفید سفوف ڈالا ناگ
کے جسم کے ٹکڑے میں سے نیلے رنگ کا دھواں
اٹھنے لگا۔

کاشان بولا۔ "اب اسے کوٹھڑی میں بند رہنا ہو گا
آدھی رات کو اٹھ کر میں اس پر اپنی
زندگی کا سب سے بڑا عمل پڑھ کر پھونکوں
گا اور اس کے جسم کے اندر سے موت نکل
کر ہاتھ باندھے میرے سامنے آ کر کھڑی ہو
جائے گی"

جادوگر نے کہا۔ "تمہیں طلسم کا عمل یاد ہے نا!"
"کیوں نہیں وہ تو مجھے زبانی یاد ہے۔ تم دیکھنا
آج آدھی رات کے بعد موت ہمارے سامنے
ہاتھ باندھے کھڑی ہو گی۔ اور ہم اس سے
اپنے دشمنوں کا صفایا کروانا شروع کر دیں"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گے ۔

کاشان اور اس کا ساتھی جادوگر کوٹھڑی کے باہر آ کر بیٹھ گئے ۔ اور باتیں کرنے لگے ۔ کہ سب سے پہلے وہ موت کو کس بادشاہ کی روح نکالنے کا حکم دیں گے اور کس ملک پر قبضہ کریں گے ۔ یہ بڑا خطرناک منصوبہ تھا ۔ انہیں کچھ خبر نہیں تھی ۔ کہ اس کا انجام کیا ہونے والا ہے ۔

○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

موت غائب ہو گئی

ناگ کا جسم دو ٹکڑے ہو چکا تھا اس کے جسم کا ایک ٹکڑا کوٹھڑی کے مرتبان میں پڑا تھا اور دوسرا ٹکڑا تھالی میں رکھا تھا اس میں سے نیلا دھواں ابھی تک اٹھ رہا تھا ۔ کاشان جادوگر اسی رات کو ناگ کے جسم کے دوسرے ٹکڑے کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا اور سب سے خطرناک منتر پڑھنا شروع کر دیا اس کا ساتھی جادوگر اس کے قریب ہی بیٹھا تھا کاشان بلند آواز میں منتر پڑھ رہا تھا ۔ ایک گھنٹے تک وہ منتر پڑھتا رہا اب جو اس نے ناگ کے جسم کے ٹکڑے پر پھونک ماری تو اس میں سے سبز رنگ کا دھواں اٹھنے لگا ساتھ ہی ایک چیخ کی آواز بلند ہوئی ۔ کاشان نے اپنی آواز بلند کر دی وہ تیز تیز منتر پڑھنے لگا ۔ پھر اچانک ایک اور چیخ بلند ہوئی اور نیلے دھوئیں میں سے ایک کھوپڑی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نمودار ہوئی۔ پھر ایک جسم باہر نکل آیا۔ جس کے ہا
میں ایک کلہاڑا تھا سارا جسم سیاہ چادر میں ڈ
ہوا تھا۔ صرف کھوپڑی ہی نظر آ رہی تھی۔ یہ مو
تھی۔ کاشان نے کہا۔

"میرا عمل کامیاب ہو گیا۔ کیا تو موت ہے؟"

موت نے کہا

"ہاں میں موت ہوں۔ مگر تو نے میرا عمل کس
لئے پڑھا ہے"؟

کاشان بولا۔

"اس لئے کہ میں تجھے اپنا غلام بنا کر ساری
دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں تمہیں جس
کو مارنے کا حکم دوں گا تو اُسے مار دے
گی۔ اس لئے کہ تو اب میری غلام ہے۔

موت نے ایک قہقہہ لگایا اور بولی۔

"نادان جادوگر! کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا عمل
کرتے ہوئے تو ایک بات کو بھول گیا ہے"

کاشان نے تعجب سے پوچھا

"کون سی بات ؟

موت نے کہا۔

"یہ بات کہ ناگ دیوتا کی رضا مندی کا

اس عمل میں شامل ہونا ضروری تھا مگر تو
نے ناگ دیوتا کی رضا مندی حاصل نہیں
کی اور اس کے جسم کے ٹکڑے کر ڈالے
اب میں تیری غلام نہیں ہوں"

شان اور دوسرے جادوگر کے ہاتھ پاؤں پھول گئے
شان نے کہا۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں نے تیرا عمل کیا ہے
تو اب میری غلام ہے اور تجھے میرا حکم ماننا
پڑے گا"

ت نے ایک بھیانک قہقہہ لگایا اور بولی۔

"موت کبھی اِنسان کی غلام نہیں ہو سکتی
موت صرف خدا کے حکم کی پابند ہے
وہ صرف خدا کی غلام ہے۔ مجھے قابو کرنے
کے لئے جس نے بھی طلسم کیا وہ مارا گیا
اب تم بھی مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ
کیونکہ تمہارا آخری وقت آن پہنچا ہے"

کاشان اور جادوگر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے
انہوں نے طلسم پڑھ کر موت پر پھونکا موت نے
قہقہہ لگا کر کہا

"موت پر کسی کے طلسم کا اثر نہیں ہو سکتا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دنیا میں بڑے بڑے جادوگر آئے مگر
آخر موت کے سامنے بے بس ہو گئے اور
میں نے انہیں قبر میں پہنچا دیا۔ تم بھی
قبر میں پہنچنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

کاشان اور اس کا ساتھی جادوگر باہر کی ط
دوڑے۔ جونہی انہوں نے دروازہ کھول کر باہر د
موت ان کے سامنے کھڑی تھی۔

"تم جہاں جاؤ گے مجھے اپنے سامنے پاؤ
گے۔ نیک آدمی مجھے یاد رکھتے ہیں اور
برائی سے بچے رہتے ہیں بدکار لوگ مجھ
سے ڈرتے رہتے ہیں اور آخر میں ایک دن
ان کو دبوچ لیتی ہوں۔ تمہارا بھی یہی انجام
ہو گا"

دونوں جادوگر ایک خاص طلسم کے ذریعے
پرواز کر گئے وہ ابھی زمین سے چند گز ہی
اٹھے ہوں گے کہ موت نے ان دونوں کی گردنو
پکڑ کر نیچے کھینچ لیا۔ موت کا ہاتھ لگتے ہی دونو
جادوگروں کے جسم بے جان ہو گئے۔ موت ان
قبض کر چکی تھی۔ دونوں مر چکے تھے۔ موت نے
کی لاشوں کو وہیں پھینک دیا۔ اور تھالی میں

ہوئے ناگ دیوتا کے جسم کے ٹکڑے کو غور سے دیکھا
پھر موت مرتبان کے پاس آئی۔ اور ناگ کے جسم کا
دوسرا ٹکڑا بھی اس میں سے نکال کر دوسرے ٹکڑے
کے ساتھ لگا دیا۔ ناگ کے جسم کے دونوں ٹکڑے
ایک دوسرے کے ساتھ مل گئے اور ناگ زندہ ہو
گیا۔ ناگ نے اپنے سامنے ایک کھوپڑی والے سیاہ
پوش کو ہاتھ میں کلہاڑا اٹھائے دیکھا تو بولا۔

"کیا میں بے ہوش ہو گیا تھا۔ تم کون ہو؟"

موت نے کہا۔

"میں موت ہوں۔ ان لوگوں نے تمہیں مار ڈالا
تھا اور میں نے خدا کے حکم سے تمہیں پھر
سے زندہ کر دیا ہے۔ کیونکہ ابھی تمہارا سفر
ختم نہیں ہوا اور سفر ختم ہونے سے پہلے
تم نہیں مرو گے۔

ناگ نے پھنکار ماری اور وہ ایک دم سے انسانی
شکل میں آ گیا۔ اس کی طاقت واپس آ گئی تھی اس نے
موت کی طرف دیکھا اور بولا۔

"کیا سچ مچ ان لوگوں نے مجھے مار ڈالا تھا؟"

موت نے کہا۔

"انہوں نے تمہارے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مگر کس لیے؟" ناگ نے پوچھا۔

موت نے کہا۔

"وہ مجھے غلام بنانے کا عمل کر رہے تھے لیکن ان سے بھول ہو گئی اور میں نے انہیں اگلی دنیا میں پہنچا دیا ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں موت کہ تو نے مجھے پھر سے زندہ کر دیا۔"

موت بولی۔

"میں زندہ نہیں کرتی۔ میں تو مارتی ہوں زندہ خدا کرتا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں زندگی اور موت ہے۔ میں اسی کے حکم سے لوگوں کو مارتی بھی ہوں۔"

ناگ نے پوچھا۔

"مجھ پر سارے جادو ختم ہو گئے ہیں کیا؟"

"کیوں نہیں۔ تم پر اب کسی کا کوئی جادو نہیں ہے۔ تم جہاں چاہے جا سکتے ہو۔"

ناگ نے سوال کیا۔

"کیا تم مجھے بتا سکتی ہے کہ عنبر ماریا اور میرے دوسرے ساتھی اس وقت کہاں ہوں گے؟"

موت نے کہا۔

"غیب کا علم سوائے خدا کی ذات کے اور کسی کو معلوم نہیں ہے۔"

ناگ بولا۔

"مگر بعض لوگ تو غیب کی باتیں بتا دیتے ہیں"

موت نے کہا۔

"بتا دیتے ہوں گے۔ مگر میں نہیں بتا سکتی۔ مجھے حکم نہیں ہے۔ اچھا میں جاتی ہوں جب تمہارا سفر ختم ہو گا۔ تو تمہیں ملوں گی۔"

یہ کہہ کر موت غائب ہو گئی ناگ کاشان کی کوٹھڑی سے باہر نکل آیا۔ باہر اس نے کاشان اور جادوگر کی لاشیں پڑی ہوئی دیکھیں۔ ناگ نے سانس کھینچ کر چھوڑا۔ عقاب کی شکل اختیار کر کے اڑان بھری اور شمال کی طرف پرواز کرنے لگا۔

دوسری طرف عنبر ماریا، کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ تبت شہر کے باہر برف پوش پہاڑی غار میں بیٹھے ناگ کے آنے کا انتظار کر رہے تھے کیونکہ سانپ مندر میں چاند رات کو آنے والے سانپ نے انہیں کہہ دیا تھا کہ ناگ بہت جلد وہاں پہنچنے والا ہے۔ حالانکہ یہ چاند رات کا سانپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کستوری ناگن تھی۔ جو عنبر وغیرہ کو وہیں رکھنا چاہتی تھی تاکہ ان کی خوشبو پا کر ناگ وہاں آ جائے اور وہ اسے قابو میں کر لے۔ ایک ہفتہ گذر گیا تھا۔ مگر ناگ نہ آیا۔ کستوری ناگن کو ایک روز دیوتا مندر کے پجاری نے کہا۔

"گوماتی! تمہیں آج بڑے محل میں جانا ہے یہاں ہمارے بادشاہ اور لاما کی خاص عبادت کا دن ہے تم بھی محل میں جا کر عبادت گاہ کی صفائی کر آنا۔"

کستوری ناگن جانا نہیں چاہتی تھی۔ مگر وہ انکار بھی نہیں کر سکتی تھی۔ چنانچہ وہ بھی دوسرے نوکروں اور نوکرانیوں کے ساتھ وہاں چلی گئی محل چھوٹا سا تھا مگر بڑی سادگی سے سجا ہوا تھا۔ دن بھر وہ لوگ وہاں صفائی وغیرہ کرتے رہے۔ شام کے وقت کستوری ناگن لاما کے عبادت کرنے والے کمرے میں جھاڑ پونچھ کر رہی تھی وہ ایک اونچی الماری کے پیچھے جا کر صفائی کرنے لگی۔ تو اسے دو آدمی باتیں کرتے سنائی دیئے دونوں اندر آ گئے تھے۔ کستوری ناگن وہیں رک گئی۔ ان میں سے ایک تبت کا لاما بادشاہ

تھا۔ دوسرا اس کا حکیم تھا۔ حکیم کہہ رہا تھا۔

"حضور! اس ڈبیا میں جو سفوف بند ہے وہ اتنا تیز ہے کہ آپ جہاں اسے تھوڑا سا ڈال دیں گے۔ وہاں ایک پل کے اندر جتنے آدمی ہوں گے فوراً بے ہوش ہو جائیں گے۔ اور انہیں اس وقت تک ہوش نہیں آئے گا۔ جب تک آپ ان کے منہ پر پانی کی چھینٹے نہیں ماریں گے۔

لاما بولا۔

"بہت خوب۔ ہمیں اپنی سلطنت کے دشمنوں سے نمٹنے کے لئے ایسے ہی سفوف کی ضرورت تھی۔ اس ڈبی کو یہاں الماری میں رکھ دو۔"

حکیم نے کہا۔

"حضور انور! یہ مت بھولیئے گا کہ اس ڈبی کا رنگ نیلا ہے۔ کہیں ادھر ادھر نہ ہو جائے

لاما بولا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم اسے الماری میں رکھ دو۔ اور چلو مجھے ابھی مندر بھی جانا ہے

اور دونوں باتیں کرتے ہوئے باہر نکل گئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ چلے گئے اور کمرہ خالی رہ گیا تو کستوری ناگن الماری کے پیچھے سے نکل آئی۔ اس نے الماری کو کھول کر دیکھا۔ سامنے ایک چوکور چھوٹی سی نیلی ڈبی پڑی تھی۔ کستوری ناگن نے نیلی ڈبی کو کھول کر دیکھا۔ اس میں زرد رنگ کا سفوف بھرا ہوا تھا۔ ایک تیز بو اس میں سے نکلی۔ کستوری ناگن نے فوراً ڈبی بند کر دی۔ کستوری ناگن کے ذہن میں فوراً ایک سکیم آگئی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ جیسے بھی ہو۔ عنبر ماریا کیٹی تھیوسانگ وغیرہ وہاں سے اس وقت تک نہ جائیں جب تک کہ ناگ ان کی خوشبو لیتا وہاں نہ آجائے ایسا ہو سکتا تھا۔ کہ عنبر ماریا وغیرہ کچھ روز انتظار کر کے وہاں سے چلے جائیں اور پھر ناگ وہاں کبھی نہ آئے۔ چنانچہ کستوری ناگن نے سفوف کی نیلی ڈبی اپنی جیب میں رکھ لی اور تیزی سے دوسری کوٹھڑی میں سے باہر باغ میں چلی گئی۔ دیوتا کے مندر میں آتے ہی کستوری ناگن نے چادر اوڑھی اور برف پوش پہاڑی کے غار کی طرف چل دی۔ بے ہوشی کے سفوف والی نیلی ڈبی اس کے پاس ہی تھی۔

برف پوش پہاڑی کے قریب پہنچ کر کستوری ناگن نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر منہ سے زور دار پھنکار کی آواز نکالی۔ اور وہ غائب ہو گئی اب وہ سب کچھ دیکھ رہی تھی مگر کوئی اُسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ نیلی ڈبی ہاتھ میں لے کر کستوری ناگن غیبی حالت میں عنبر ماریا کے غار میں آگئی۔ اس نے دیکھا کہ وہاں عنبر ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ سب موجود تھے۔ اور ناگ کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ کستوری ناگن خود غائب ہو کر غیبی ماریا کو بھی دیکھ سکتی تھی۔ مگر ماریا اسے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ ماریا عنبر کے قریب ہی بیٹھی تھی۔ کیٹی سامنے بیٹھی تھی اور جولی سانگ اور تھیوسانگ سامنے غار کی دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔

جولی سانگ۔ کیٹی اور ماریا آپس میں باتیں کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اب ناگ یہاں نہیں آئے گا۔ ہمیں اس کی تلاش میں یہاں سے چل دینا چاہئے۔

تھیوسانگ نے بھی اس کی تائید کی۔ عنبر سے پوچھا گیا تو وہ بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اگر تم سب لوگوں کی یہی رائے ہے کہ یہاں سے چل دیا جائے تو ٹھیک ہے آج صبح یہاں سے چلے جائیں گے"

کستوری ناگن ان کے قریب ہی کھڑی یہ سب کچھ سن رہی تھی۔ وہ جانتی تھی۔ کہ اگر یہ لوگ یہاں سے چلے گئے تو ناگ کو ادھر آنا بھی ہوا تو نہیں آئے گا۔ اور کستوری ناگن کے لئے یہ بہترین موقع تھا کہ وہ ان سب کو غار میں ہی بے ہوش کر کے رکھ دے۔ تاکہ ناگ ان کی خوشبو پر ادھر آ جائے۔ اور وہ اسے قبضے میں کر لے

چنانچہ کستوری ناگن نے نیلی ڈبی کھول کر غار کے اندر ایک پتھر کے نیچے رکھ دی اور خود غار سے باہر آ کر کھڑی ہو گئی۔ ڈبی میں سے تیز لہریں نکلنا شروع ہو گئیں۔ سب سے پہلے کیٹی نے ان لہروں کو محسوس کیا۔ اور اپنے گلے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

"یہ میرا گلا کون دبا رہا ہے"

ماریا عنبر چونک پڑے۔ کیٹی اچانک گر پڑی اس کے ساتھ ہی جولی سانگ بھی لڑھک گئی عنبر انہیں

اٹھانے کے لئے لپکا تو وہ بھی وہیں گر گیا ماریا اور تھیو سانگ چلائے۔ یہاں کوئی طلسم ہے۔ وہ باہر کو بھاگے ہی تھے۔ کہ وہ بھی دھڑام سے گر پڑے۔ کستوری ناگن باہر کھڑی سارا منظر دیکھ رہی تھی۔ وہ اپنی کامیابی پر بہت خوش ہوئی تھی اس نے عنبر ماریا سب کو بے ہوش کر دیا تھا وہ خوشی خوشی واپس دیوتا کے مندر میں آ گئی۔ وہ رات کو کام سے فارغ ہو کر اپنی کوٹھڑی میں لیٹی ہی تھی کہ اچانک ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ پھر زمین ہلنے لگی۔ یہ بھونچال تھا۔ بستی میں شور مچ گیا۔ زمین جھولے کی طرح ہل رہی تھی۔ کستوری ناگن تیزی سے باہر نکل کر پھنکار مار کر بلبل کی شکل میں ہوا میں غوطہ لگا گئی۔ ہلکی چاندنی میں بادشاہ کا محل، دیوتا مندر اور شہر کے مکان جھول رہے تھے۔ کئی مکان گر گئے پہاڑوں کی طرف سے ایسی گونج سنائی دی جیسے چٹانیں ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہی ہیں۔ پھر زلزلہ رک گیا۔ ہر طرف سناٹا چھا گیا۔ صرف شہر کی طرف لوگوں کی ایک دوسرے کو پکارنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ کستوری ناگن نے دیکھا کہ شاہی محل اور دیوتا کے مندر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا وہ اڑتی ہوئی ان برف پوش پہاڑوں کی طرف گئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جس کے غار میں عنبر ماریا۔ کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ بے ہوش تھے۔ کیا دیکھتی ہے کہ پہاڑی کے اوپر سے ٹوٹ کر گرے ہوئے پتھر نے غار کا منہ بند کر دیا ہے اور غار میں جانے اور باہر آنے کا کوئی راستہ نہیں رہا اب بھی پہاڑوں پر سے چھوٹے چھوٹے پتھر کنکریوں کی شکل میں غار کے منہ کے آگے گر رہے تھے۔ کستوری ناگن نے غار کے اوپر اور باہر جا کر فضا کو سونگھا اندر سے عنبر ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ کی خوشبو اسی طرح آ رہی تھی۔ وہ بڑی خوش ہوئی یہ لوگ غار میں بند ہو گئے تھے۔ اور ان کی خوشبو بھی باہر آ رہی تھی۔ جس کا سراغ پا کر ناگ ادھر آ سکتا تھا۔ اب تو ناگ کا ادھر آنا یقینی ہو گیا تھا کیونکہ اسے سوائے اس پہاڑی بند غار کے اور کسی جگہ سے اپنے ساتھیوں کی خوشبو نہیں آ سکتی تھی۔ کستوری ناگن واپس دیوتا مندر میں آ گئی۔

دوسرے دن کستوری ناگن پھر دن کی روشنی میں برف پوش پہاڑی پر آ گئی۔ غار کا منہ پوری طرح بند ہو چکا تھا۔ اور اندر سے عنبر ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ کی خوشبو تیزی سے باہر نکل رہی تھی کستوری ناگن غائب ہو کر غار کے اندر چلی گئی۔ دیکھا

کہ یہ سب لوگ جس طرح بے ہوش ہو کر گرے تھے اسی طرح بے ہوش پڑے تھے۔ کستوری ناگن نے سفوف کی ڈبی اٹھا کر اس کا ڈھکنا بند کیا اور واپس محل لا کر لاما کے کمرے کی الماری میں رکھ دیا۔ وہ کمرے سے غیبی حالت میں نکل کر باہر جا رہی تھی کہ لاما اپنے وزیر کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

اچانک وزیر نے ناگ سیکڑ کر فضا کو سونگھا اور بولا

"حضور! یہاں کوئی موجود ہے۔"

لاما نے کہا "یہاں ہم دونوں موجود ہیں"

وزیر بولا۔ "نہیں حضور ہمارے علاوہ بھی کوئی موجود ہے"

لاما مسکرایا۔ "تم شاید خواب میں باتیں کر رہے ہو۔ کیونکہ میں سوائے تمہارے اور اپنے کسی کو نہیں دیکھ رہا۔"

کستوری ناگن چوکنی ہو گئی۔ وزیر نے کہیں اسے دیکھ تو نہیں لیا! وہ جان بوجھ کر وزیر کے قریب جا کر اس کو غور سے دیکھنے لگی۔ مگر وزیر نے کستوری ناگن کو دیکھا نہیں تھا وہ کوئی جادوگر نہیں تھا۔ مگر اس کی حس بڑی تیز تھی اس نے کستوری ناگن کے جسم کی خاص بو سونگھ لی تھی جو کمرے میں موجود تھی۔ وہ بولا۔

"حضور! کسی کی بڑی تیز بو آ رہی ہے کوئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہاں موجود ہے۔"

لاما وزیر کا مذاق اڑانے لگا۔ کستوری ناگن جلدی سے باہر نکل گئی۔ اس کے باہر جانے کے بعد وزیر نے کہا۔

"اب وہ انسانی بو یہاں نہیں ہے معلوم ہوتا ہے کوئی روح یہاں موجود تھی۔ جواب چلی گئی ہے۔"

لاما نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

"ہاں! کبھی کبھی ہمارے بزرگوں کی روحیں ہمارا حال معلوم کرنے یہاں آجاتی ہیں میرے ساتھ آؤ۔ تمہیں میں وہ خاص سفوف دکھاتا ہوں۔"

لاما وزیر کو الماری کے پاس لے گیا اسے نیلی ڈبی دکھائی اور بولا۔

"تم میرے اپنے آدمی ہو۔ مگر مجھے معلوم ہوا ہے کہ دیوتا مندر کا پجاری کچھ آدمیوں کو ساتھ ملا کر میرے خلاف سازش کر رہا ہے۔ یہ سفوف میں نے ان کے لئے تیار کروایا ہے۔"

وزیر خوش ہو کر بولا۔

"یہ بڑی اچھی بات ہے حضور! ہم ان سب کو ماردیں گے۔" "نہیں مگر موت کی گہری نیند

ضرور سُلا دیں گے۔"

لاما بولا۔

"آؤ اب ذرا دیوتا مندر میں چلتے ہیں آج وہاں دیوتا کے درشن کرنے ضروری ہیں۔"

وزیر اور لاما دیوتا مندر کی طرف چل دیئے۔

اس وقت دیوتا مندر میں لوگ پوجا وغیرہ کر رہے تھے کستوری ناگن بھی گوماتی نوکرانی کی شکل میں جھاڑ پونچھ کر رہی تھی۔ کہ شور مچ گیا۔ بادشاہ لاما کی سواری آ رہی ہے اور وزیر بھی اس کے ساتھ ہے۔ لوگ جلدی جلدی مندر سے نکل گئے۔ اب وہاں کچھ نوکرانیاں، چند دیوداسیاں اور پجاری ہی رہ گیا تھا۔ پجاری واقعی کچھ درباریوں کے ساتھ مل کر لاما کو تخت سے اتار دینا چاہتا تھا مگر اوپر سے وہ لاما کی بے حد خوشامد کرتا تھا تاکہ اسے شک نہ ہو۔ آج بھی وہ لاما بادشاہ کے آگے بچھا جا رہا تھا۔ لاما وزیر کے ساتھ نوکرانیوں اور دیوداسیوں کے قریب سے ہو کر گذرا تو وزیر چونک کر آہستہ سے بولا۔

"حضور! یہاں وہی خوشبو آ رہی ہے جو مجھے تھوڑی دیر پہلے آپ کے کمرے میں آئی تھی"

لاما نے رک کر آہستہ سے پوچھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ تم کس خوشبو کے بارے میں کہہ رہے ہو؟"
وزیر دھیمی آواز میں بولا۔
"حضور! آپ کے کمرے مجھے جو تیز انسانی بو
آئی تھی اور میں نے کہا تھا کہ یہاں کوئی
ہے۔ وہی تیز انسانی خوشبو مجھے یہاں بھی آ
رہی ہے۔"
لاما نے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ وہ انسان یہاں بھی ہے
جو میرے کمرے میں آیا تھا۔"
"جی ہاں حضور انور" وزیر نے جواب دیا۔
لاما کچھ پریشان ہو گیا۔ اس نے گردن گھما کر اِردگرد دیکھا
وہاں پر نوکرانیاں اور دیوداسیاں ہی تھیں اور ایک
پجاری تھا۔
لاما نے وزیر کو ایک طرف لے جا کر کہا۔
"میں ایک ایک نوکرانی اور دیوداسی کو بلاتا ہوں تم
مجھے بتانا کہ کس کے پاس سے تیز انسانی بو آ
رہی ہے۔"
لاما نے ایک نوکرانی کو بلایا۔ وزیر نے اس کے قریب جا کر اسے
سونگھا۔ اور کہا۔ "نہیں حضور دوسری کو بلائیں" اور لاما
نے دوسری نوکرانی کو بلایا۔ یہ ماجرہ کستوری ناگن نے

دیکھا تو سمجھ گئی۔ کہ یہ لوگ ایک خاص بو کا سراغ لگا رہے
ہیں جو اس کے جسم سے اس وقت وزیر نے محسوس کی تھی
جب وہ غائب ہو کر لاما کے کمرے میں گئی تھی۔
کستوری ناگن نے فوراً ایک خاص منتر پڑھا۔ اور اس کے
جسم کی خوشبو بند ہو گئی۔ جب اس کی باری آئی تو وہ
لاما کے سامنے ادب سے کھڑی ہو گئی۔ وزیر نے کستوری
ناگن کو سونگھا اور سر ہلا کر بولا۔
"جی نہیں"
کستوری ناگن اطمینان کے ساتھ آگے چلی گئی۔
وزیر لاما کو ایک طرف لے گیا اور بولا۔
"حضور! مجھے شک ہے کہ وہ انسانی بو جو کل
آپ کے کمرے سے آ رہی تھی وہ ان ہی نوکرانیوں
یا دیوداسیوں میں سے کسی کی ہے"
لاما نے کہا۔ "تمہارا مطلب ہے کہ ان میں سے کوئی عورت
ایسی ہے جو غائب ہو سکتی ہے؟"
وزیر بولا۔ "جی ہاں حضور! مجھے یقین ہے۔ کہ ان میں سے
کوئی دیوداسی یا نوکرانی ایسی ہے۔ جو غائب ہو کر
ہمارے راز لے سکتی ہے؟"
لاما پریشان تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اپنے دشمنوں کے
بارے میں سازش کر رہا ہے اس کی کسی کو خبر ہو اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غیبی عورت ہر جگہ پہنچ سکتی تھی اس نے وزیر سے کہا۔

"ہمیں کس طرح معلوم ہو کہ غیبی عورت کون ہے؟"

وزیر کچھ سوچ کر بولا۔ "حضور! اس سلسلے ہم سنالی راہبہ سے مدد لے سکتے ہیں۔ وہ ایک ایسا عمل جانتی ہے۔ جس کی مدد سے وہ روحوں کو بھی دیکھ لیتی ہے"

لاما نے کہا۔ "اسے فوراً میرے پاس لاؤ"

کستوری ناگن کو اس کا پتہ نہ چل سکا۔ دوپہر کے وقت سنالی راہبہ لاما کے خاص کمرے میں لائی گئی۔ وزیر اس کے ساتھ تھا۔ وزیر نے اسے سب کچھ سمجھا دیا تھا لاما نے راہبہ سے کہا۔

"ہم چاہتے ہیں کہ تم ہماری نوکرانیوں اور دیوداسیوں میں سے یہ دیکھ کر بتاؤ کہ ان میں ایسی کون سی عورت ہے جو غائب ہونے کی طاقت رکھتی ہے۔ کیا تم ایسا کر سکتی ہو؟"

سنالی راہبہ ایک بوڑھی عورت تھی۔ جس کے پاس روحوں کو بلانے کے منتر تھے۔ وہ روحوں کو دیکھ بھی لیتی تھی اور ان سے باتیں بھی کرتی تھی۔ اس نے لاما سے کہا۔

"حضور! مجھے موقعہ دیا جائے کہ میں اپنے طور پہ ان دیوداسیوں اور نوکرانیوں کو ملوں"

لاما بولا۔ "تمہیں اس کی اجازت ہے"

سنالی راہبہ نے مندر میں عبادت کرنے کا بہانہ بنایا اور دوسرے ہی روز دیوتا مندر میں جاکر مورتی کے سامنے بیٹھ کر پوجا کرنے لگی۔ کستوری ناگن نے اسے دیکھا تو سوچنے لگی۔ کہ یہ عورت کبھی مندر میں نہیں آئی۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آج یہ خاص طور پر یہاں عبادت کرنے آگئی ہے اسے دال میں کچھ کالا کالا نظر آیا وہ سمجھ گئی کہ یہ عورت بھی اس کا سراغ لگانے آئی ہے۔

کستوری ناگن نے فوراً ایک خاص منتر پڑھ کر اپنے جسم کے چاروں طرف پھونکا اور اس کے جسم میں جو اصل کستوری ناگن چھپی ہوئی تھی اس کی لہریں دھندلی ہوگئیں۔ اب کوئی بڑے سے بڑا جادوگر بھی اس کے جسم میں جھانک کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ کستوری ناگن ہے۔ وہ مطمئن ہو کر مندر کے کاموں میں لگ گئی۔ شام کو راہبہ سنالی نے اپنا عمل پورا کر لیا تو اس نے لاما کے حکم سے ہر نوکرانی اور دیوداسی سے الگ الگ ملاقات کی۔ جب کستوری ناگن کی باری آئی تو وہ ہاتھ باندھ کر جا کھڑی ہوئی۔

"تمہارا نام کیا ہے؟" راہبہ نے پوچھا۔

کستوری ناگن نے کہا۔ "جی میرا نام گوماتی ہے۔ میں یہاں نوکرانی ہوں جی"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"راہبہ سنالی نے اپنی نگاہیں کستوری ناگن کے آر پار کر دیں مگر اسے اس میں کوئی نئی بات نظر نہ آئی اس نے کستوری ناگن کو جانے کی اجازت دے دی۔ کستوری ناگن بڑی خوش ہوئی اور اپنی کوٹھڑی کی طرف چل دی۔ راہبہ نے لاما کو جاکر بتایا کہ مندر کی کسی دیوداسی یا نوکرانی میں غائب ہونے کی طاقت نہیں ہے۔ لاما کو اطمینان ہوگیا۔ مگر وزیر کہنے لگا "حضور! ہو سکتا ہے۔ کوئی باہر کی غیبی عورت آگئی ہو"۔

لاما بولا۔ "اس کو بھی دیکھ لیں گے"۔

اس نے راہبہ سنالی کو حکم دیا کہ وہ چوبیس گھنٹے ہوشیار رہے اور اگر وہ کسی بھی عورت یا مرد کو ہمارے ملک میں داخل ہوتا دیکھے تو فوراً اس کی اطلاع کرے۔ راہبہ سنالی یقین دلا کر چلی گئی کہ ایسا ہی ہوگا۔

کستوری ناگن کو ابھی کچھ دیر اسی مندر میں رہنا تھا اور سنالی راہبہ اس کے پیچھے پڑ گئی تھی۔ یہ راہبہ اس کی پریشانی کا باعث بن سکتی تھی۔ کستوری ناگن نے راہبہ کو کچھ دیر کے لئے راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کر لیا۔ ایک رات وہ اپنی کوٹھڑی سے نکل کر راہبہ کے مکان کی طرف روانہ ہوگئی۔

○

تابوت میں آجاؤ

کستوری ناگن کو راہبہ کا مکان معلوم تھا سردی بڑی سخت پڑ رہی تھی۔ ہر طرف برف ہی برف جمی ہوئی تھی۔ مگر کستوری ناگن سردی گرمی سے بے نیاز تھی وہ تبت کی بستی کی نیم تاریک گلیوں میں سے گزرتی راہبہ سنالی کے مکان کی طرف جا رہی تھی۔ گلی کے کونے میں لیمپ جل رہا تھا۔ اسی جگہ راہبہ کا مکان تھا گلی سنسان تھی۔ کستوری ناگن نے پھنکار مار کر ایک سفید سانپ کا روپ بدلا۔ اور راہبہ کے مکان کی طرف بڑھی جب وہ مکان کی دیوار پر سے ہو کر راہبہ سنالی کے آنگن میں اتری تو اسے راہبہ کے کمرے میں روشنی نظر آئی۔

راہبہ اس وقت خدا کی عبادت کر رہی تھی۔ کستوری ناگن اس بات کو بھول گئی تھی۔ کہ راہبہ سنالی کوئی جادوگرنی نہیں ہے۔ بلکہ ایک راہبہ ہے۔ یعنی ایک عبادت گذار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عورت ہے۔ جو نیک روحوں کی دوست ہے اور صرف خدا کی عبادت کرتی ہے۔ وہ خود بھی بڑی نیک اور پاکیزہ عورت تھی۔ راہبہ سنالی کبھی جھوٹ نہیں بولتی تھی اپنے دل کو بُرے اور گندے خیالوں سے ہمیشہ پاک صاف رکھتی تھی۔ غریبوں اور بیماروں کی خدمت کرتی تھی بتوں کی پوجا کرنے کی بجائے صرف ایک خدا کی عبادت کرتی تھی جو سارے جہانوں کا مالک ہے۔ ایسی عورت کے اندر ایک ایسی روشنی اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو اُسے اپنے دشمنوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ جب انسان انسانوں سے ڈرنے کی بجائے صرف خدا سے ڈرتا ہے تو اس کا کوئی بھی دشمن کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

چنانچہ عبادت کرتے کرتے راہبہ کو محسوس ہوا کہ اس کا دشمن اس کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس نے آنکھیں کھول دیں اس کے سامنے میز پر لیمپ روشن تھا۔ راہبہ سنالی کے چہرے پر خدا کی عبادت کی روشنی تھی راہبہ کے دل نے اسے بتایا کہ اس کا دشمن سانپ کی شکل میں اس کی طرف بڑھ رہا ہے۔ راہبہ سنالی مسکرائی اس نے اپنے دل سے کہا

"میرا خدا میری حفاظت کرے گا"

اور ایسا ہی ہوا۔ کستوری ناگن سفید سانپ کی شکل میں

کمرے میں آگئی اس نے اپنا پھن اٹھا دیا اور زور زور سے پھنکارنے لگی۔ راہبہ سنالی اپنی جگہ پر خاموش اور اطمینان کے ساتھ بیٹھی خدا کو یاد کرتی رہی۔ کستوری ناگن نے لپک کر راہبہ کے بازو پر ڈس دیا۔ کستوری ناگن کا خیال تھا کہ اس کے زہر کے اثر سے راہبہ ایک لمحے میں پگھل کر مرجائے گی مگر ایسا نہ ہوا۔ اس کی بجائے کستوری ناگن کو اپنا جسم گرم ہوتا محسوس ہونے لگا۔ وہ پیچھے کو ہٹ گئی اس نے دیکھا کہ راہبہ سنالی اپنی جگہ پر اسی طرح اطمینان سے بیٹھی تھی۔ کستوری ناگن نے ایک بار پھر آگے بڑھ کر زور سے راہبہ کے دوسرے ہاتھ پر ڈس دیا۔ اس بار بھی راہبہ پر کستوری ناگن کے زہر کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے زبان سے بھی کچھ نہ کہا۔ وہ سفید سانپ کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ کستوری ناگن اب گھبرا گئی۔ کیونکہ اس کے جسم کی گرمی میں اضافہ ہو گیا تھا۔ یعنی جسم زیادہ گرم ہو گیا تھا۔

اتنے میں ایک روح راہبہ کے سامنے ظاہر ہو گئی وہ سفید بادل کی طرح تھی اور جسم پر چادر لپٹی ہوئی تھی اس نے راہبہ سنالی سے کہا

"میں اس ناگن عورت کو اس کے گھناؤنے جرم کی سزا دوں گی"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

راہبہ سنالی نے کہا۔ "کیا تم اسے معاف نہیں کر سکتی ہو؟"
روح نے کہا۔ "جو انسان دوسرے انسان کی جان لینے کی
کوشش کرتا ہے۔ اسے معاف کر دیا گیا تو
پھر وہی کوشش کرے گا۔"

راہبہ سنالی بولی۔ "اب میں کچھ نہیں کہوں گی صرف اس
ناگن عورت کی جان بخشی کی درخواست کروں
گی۔"

روح نے کہا۔ "ایسا ہی ہو گا۔"

کستوری ناگن سفید سانپ کی شکل میں یہ ساری باتیں
سن رہی تھی اس نے پھنکار مار کر بگولہ بن کر وہاں سے
بھاگ جانے کی کوشش کی مگر اس سے ایسا نہ ہو سکا اس
نے دوسری بار انسانی شکل میں آ کر کوئی طلسم پڑھنا چاہا
مگر اس میں بھی وہ ناکام رہی۔ اب تو کستوری ناگن کے
ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ یعنی وہ گھبرا گئی۔ سمجھ گئی کہ وہ
کسی مصیبت میں پھنس گئی ہے۔ روح نے راہبہ سے کہا
"اے نیک اور پاک دل والی راہبہ سنالی! میں اس
انسان دشمن ناگن عورت کو ساتھ لئے جا رہی
ہوں۔"

کستوری ناگن نے اچھل کر وہاں سے فرار ہونا چاہا مگر اس

کا جسم جیسے برف کی طرح سرد ہو کر وہیں جم گیا تھا وہ اپنی
جگہ سے ذرا سی بھی حرکت نہ کر سکی۔ روح نے ہاتھ بڑھا
کر کستوری ناگن کو اٹھا لیا۔ اور غائب ہو گئی۔ راہبہ سنالی
پر یہ بات کھل چکی تھی۔ کہ یہی سانپ اصل میں وہ غیبی
عورت تھی۔ جو لاما کے کمرے میں داخل ہو کر اس کا راز
معلوم کرنا چاہتی تھی۔ مگر اس نے راہبہ سنالی کو ہلاک کرنا
چاہا تھا۔ جو ایک جرم ہے۔ کسی انسان کو یہ حق نہیں
پہنچتا کہ وہ محض اپنے فائدے کے لئے کسی دوسرے انسان
کو ہلاک کر ڈالے۔ روح کستوری ناگن کو اس جرم کی سزا میں
اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئی تھی۔ کستوری ناگن سفید سانپ
کی شکل میں تھی۔ اور اگرچہ اس کا جسم سُن ہو چکا تھا
مگر وہ ہوش میں تھی۔ سب کچھ سن سکتی تھی۔ دیکھ سکتی
تھی۔ محسوس کر سکتی تھی۔ اس نے دیکھا کہ روح اسے
لئے آسمان کی طرف پرواز کر رہی ہے۔ کستوری ناگن
نے محسوس کیا کہ وہ روشنی کی رفتار سے بھی زیادہ تیز
رفتار پر اڑتی جا رہی ہے۔ کستوری ناگن کا دل بیٹھنے لگا
تھا۔ یہ روح اسے کہاں لئے جا رہی تھی؟ یہ سوال بار بار
اس کے ذہن میں اٹھ رہا تھا۔ اور اس کا اس کے پاس کوئی
جواب نہیں تھا۔ روح بھی خاموش تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بادل نیچے ہٹتے جا رہے تھے۔ پھر ایک ستارہ دور سے نظر آنے لگا۔ اس ستارے کے قریب پہنچ کر روح نے اس کے گرد ایک چکر لگایا اور اس کی دوسری طرف اتر گئی۔ جہاں اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اور سردی بہت زیادہ تھی۔ ستارے کا یہ رُخ ہمیشہ سورج کی مخالف سمت کو رہتا تھا۔ جس کی وجہ سے وہاں کبھی سورج کی روشنی نہیں پہنچتی تھی۔ اس قدر سردی تھی۔ کہ کستوری ناگن کو بھی سردی محسوس ہونے لگی۔ روح نے کستوری ناگن کو زمین پر چھوڑ دیا اور بولی۔

"اب تو ہمیشہ اسی جگہ رہے گی۔ یہی تمہارا گھر ہے۔

اور روح غائب ہو گئی۔ کستوری ناگن نے محسوس کیا کہ اس کے جسم میں جان آ گئی ہے اس نے اپنی طاقت آزمانے کے لئے سانس پھونک کر بلبل کا روپ بدلنا چاہا مگر وہ ایسا نہ کر سکی۔ اس نے انسانی شکل میں آنا چاہا تو وہ انسانی شکل میں آ گئی۔ اب اس کی شکل اصلی کستوری ناگن کی شکل تھی اور اسے بہت سردی لگ رہی تھی اس قیامت کی سردی سے بچاؤ کے لئے ان کے پاس صرف گرم روئی کی صدری ہی تھی۔ جو کافی نہیں تھی۔

کستوری ناگن نے ایک طرف چلنا شروع کر دیا وہ خود خلائی دنیا کی رہنے والی تھی۔ وہ اندازہ لگانے لگی کہ اس سیارے کی آب و ہوا اور فضا کیسی ہے۔ اور یہاں کیا کوئی مخلوق ہو بھی سکتی ہے کہ نہیں؟

بہت جلد اسے محسوس ہو گیا۔ کہ اس سیارے کی آب و ہوا زمین کی آب و ہوا جیسی ہی ہے۔ چنانچہ اس بات کا امکان تھا کہ یہاں زمین ایسی مخلوق آباد ہو گی۔ مگر سوال یہ تھا کہ اس سیارے پر کون سا دور گذر رہا ہے؟ کیا یہاں کا انسان غاروں کے دور میں ہے۔ پتھر کے زمانے میں ہے۔ یا ترقی یافتہ دور میں زندگی بسر کر رہا ہے کستوری ناگن کو اس بات کا بے حد دکھ تھا۔ کہ وہ ناگ کے قریب پہنچ کر اس سے جدا کر دی گئی تھی اور اب نہ جانے اسے کبھی دوبارہ زمین پر جانا نصیب ہو وہ ان سب پچھتاوں کو بھول کر نئی جدوجہد میں لگ گئی۔ کہ پہلے معلوم کیا جائے کہ یہاں کون سی مخلوق آباد ہے اور پھر یہاں سے زمین کے سیارے پر پہنچنے کی کوشش کی جائے۔

کستوری ناگن کے پاس اس وقت کوئی طاقت نہیں تھی اس نے انسانی شکل میں آ کر دوبارہ سانپ کی شکل بدلنی چاہی مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غائب بھی ہونا چاہا مگر وہ غائب بھی نہ ہو سکی۔ اب وہ صرف ایک عورت تھی۔ عام عورت اور اس میں فرق صرف اتنا تھا کہ خلائی مخلوق ہونے کی وجہ سے وہ بھوک پیاس سے بے نیاز تھی اور اسے سردی بھی زیادہ نہیں لگتی تھی دوسری بات یہ تھی کہ وہ اس وقت تک مر بھی نہیں سکتی تھی جب تک کہ کوئی اسے بھڑکتی ہوئی زبردست آگ میں نہ ڈال دے۔ اس کی وجہ اس کا خلائی مخلوق ہونا تھا کستوری ناگن چلتے چلتے ایسے میدان میں آ گئی جہاں چھوٹے بڑے بے شمار پتھر بکھرے ہوئے تھے یہاں سردی کم ہو گئی تھی۔

اس نے دور نگاہ ڈالی۔ افق کے پاس اسے عمارت کا مینارہ دکھائی دیا۔ آسمان پر ہلکے ہلکے بادل چھائے ہوئے تھے اور سورج ان کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ بات اصل میں یہ تھی۔ کہ جس طرح ہمارے نظام شمسی میں ہماری زمین سورج سے ایک خاص فاصلے پر آنے کی وجہ سے انسانوں کی رہائش کے قابل ہو گئی تھی۔ اس طرح اس سیارے کی زمین بھی سورج سے اسی فاصلے پر تھی۔ اور یہاں کی آب و ہوا بھی صدیاں گذر جانے کے بعد صاف اور اس لائق ہو گئی تھی۔ کہ انسان اس میں سانس لے سکے۔

ابھی تک کستوری ناگن کو کوئی درخت وغیرہ نظر نہیں آیا تھا۔ وہ پتھروں کے بھرے ہوئے خشک میدان میں سے گذرتی جب عمارت کے قریب پہنچی تو دیکھا کہ یہ ایک اہرام مصر کی طرح کا تکونا مینار ہے۔ جو زمین سے کافی بلندی تک چلا گیا ہے۔ کستوری ناگن نے اس کے گرد چکر لگایا یہ اہرام کافی بڑا تھا۔ اس قسم کے اہرام کستوری ناگن نے زمین پر جا کر پرانے مصر میں دیکھے تھے۔ تو کیا یہاں کے لوگ قدیم مصر کی تہذیب میں زندگی گذار رہے ہیں؟

وہ یہی سوچتی ہوئی اہرام کے گرد یہ دیکھنے کے لئے چکر لگانے لگی کہ کیا وہاں اندر جانے کا کوئی راستہ ہے؟ اہراموں میں اندر جانے کا کوئی راستہ ایسا نہیں ہوتا کہ وہ عام آدمی کو نظر آ جائے۔ اہراموں کے راستے ہمیشہ خفیہ رکھے جاتے ہیں۔ اور جب وہاں کسی بادشاہ یا ملکہ کو دفن کر دیا جاتا تو اس کے خفیہ دروازے کو بھی پتھروں سے بند کر دیا جاتا تھا تاکہ کوئی اندر داخل ہو کر لاش کی بے حرمتی نہ کرے اور سونا اور جواہرات چرا کر نہ لے۔ کستوری ناگن کو بھی کوئی راستہ نظر نہ آیا۔ وہ تھک کر وہیں بیٹھ گئی۔ دن کی روشنی آہستہ آہستہ کم ہونے لگی۔ پھر بادل بھی ہٹ گئے اور جب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سورج غروب ہوا۔ تو نیلے آسمان پر ستارے ابھر کر چمکنے لگے۔ کستوری ناگن نے غور سے ستاروں کو دیکھا یہ ایک دوسرے نظام شمسی کے ستارے تھے۔ ان کے برج اور قطبی ستارہ مختلف تھا۔ اور ان کی چمک بھی کچھ مدھم تھی۔ کستوری ناگن نے خلائی مخلوق ہونے کی وجہ سے اندازہ لگایا کہ یہاں کی زمین ابھی اپنے ابتدائی دور میں ہے۔ یعنی اس زمین پر سے ہلاکت خیز گیس اور بخارات کو صاف ہوئے دس بارہ ہزار برس ہی گذرے ہیں

پیارے دوستو! دنیا کی ترقی میں دس بارہ ہزار سال کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ جب شروع شروع میں ہماری دنیا دہکتی ہوئی آگ کا ایک گولا تھی۔ تو اسے سیاہ ہونے میں کئی لاکھ سال لگ گئے۔ یعنی ہماری زمین گیس کے گولے سے آگ کا گولا بنی۔ پھر آگ کا گولا پگھلتے ہوئے لاوے کی شکل اختیار کر گیا۔ اور یہ حالت بھی لاکھوں سال تک رہی۔ پھر یہ گولا ٹھنڈا ہو کر سخت ہونا شروع ہو گیا لاکھوں سال کے بعد ہماری زمین کی اوپر کی سطح ٹھنڈی ہو گئی۔ ہماری زمین کے ٹھنڈی ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی۔ کہ ہماری زمین سورج کے گرد جس فضا یعنی خلا میں چکر لگا رہی تھی۔ وہاں اسقدر ٹھنڈ ہوتی ہے۔

کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس فضا کو انگریزی زبان میں ایتھر کہتے ہیں۔ چنانچہ آج بھی ایتھر کی ٹھنڈی پھوار ڈال کر ڈاکٹر مسوڑوں کو سُن کر کے دانت نکال لیتے ہیں اب تم ضرور سوچو گے کہ اگر اتنی سرد فضا میں ہماری زمین ٹھنڈی ہو گئی تھی تو پھر سورج کیوں نہیں ہوتا۔ آخر وہ بھی تو اسی فضا میں چکر لگا رہا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہماری زمین سورج کے مقابلے میں بہت چھوٹی ہے۔ اس لئے یہ جلدی ٹھنڈی ہو گئی۔ سورج بھی ایتھر یعنی بلائی خلا کی فضا کی زبردست سردی کی وجہ سے ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ مگر چونکہ وہ بہت بڑا ہے۔ اس لئے ٹھنڈا ہونے کا عمل بہت سست ہے اور اسے ٹھنڈا ہونے میں ابھی نہ جانے کتنے ارب بلکہ اس سے بھی زیادہ سال لگ جائیں۔

اس کے بعد ہماری زمین ٹھنڈی ہو کر اوپر سے سخت ہو گئی مگر اس کے اندر پگھلا ہوا لاوا برابر کھول رہا ہے جو آج بھی کھول رہا ہے۔ بہر حال یہ باتیں ہم آپ کو تفصیل کے ساتھ آگے چل کر اس کتاب میں بتائیں گے مختصر بات یہ کہ پھر زمین پر سے ہلاکت خیز گیسیں اور بخارات اٹھ کر اس کے اردگرد چھا گئے جس میں کاربونک ایسڈ گیس بہت بڑی مقدار میں تھی پھر زمین پر عجیب وغریب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قسم کے درخت اور بڑے بڑے جانور نمودار ہوئے ان کی خوراک ہی کاربونک ایسڈ گیس تھی۔ قیامت خیز زلزلوں کی وجہ سے یہ پہاڑوں جتنے بڑے درندے تو زمین میں دھنس گئے۔ مگر درخت برابر اگتے رہے درختوں میں ایک خاص اور فائدہ مند بات یہ تھی کہ ان کی خوراک ہی کاربونک ایسڈ گیس تھی یہ اس گیس کو کھا کر پرورش پاتے۔ اور اس کے بدلے میں آکسیجن خارج کرتے۔ لاکھوں سال کے بعد ان ابتدائی عجیب وغریب درختوں نے ہماری زمین کے گرد جو کاربونک ایسڈ گیس کا مہلک لحاف پھیلا ہوا تھا۔ اس کو ہضم کر لیا اور اس کی جگہ آکسیجن گیس پھیلا دی۔ یوں ہم پر ان پرانے درختوں کا بھی بڑا احسان ہے۔ کہ انہوں نے ہمارے لئے اس زمین کی فضا کو صاف کر کے رہنے کے قابل بنایا تھا پھر وہ درخت جو کروڑوں ٹن کاربونک ایسڈ گیس ہضم کر چکے تھے۔ زلزلوں کے باعث زمین کی گہرائیوں میں دفن ہو گئے اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ قدیم ڈائنا سورس قسم کے عفریتوں کے ساتھ وہ بھی پتھر بن گئے پیارے دوستو! آج وہی ہمارے پرانے درخت اور عفریت پتھر کے کوئلے کی شکل میں کھدائی کرتے پر نکل رہے ہیں

جب ہم پتھر کے کوئلے کو جلاتے ہیں تو اس میں سے وہی کاربونک ایسڈ گیس زیادہ نکلتی ہے۔ جو آج سے اربوں سال پہلے ہماری زمین کے گرد لپٹی ہوئی تھی۔ اس کے بعد پھر نباتات شروع ہوئے اور پھر حیات پیدا ہوئی اور ہمارے آباؤ اجداد نے جنم لیا۔

بہر حال کستوری ناگن نے اہرام دیکھ کر یہ درست اندازہ لگایا تھا کہ یہاں کی تہذیب اپنے ابتدائی دور میں ہے یعنی انسان نے اس سیارے پر اتنی ترقی ضرور کر لی ہے کہ وہ بڑے بڑے اہرام تعمیر کر سکتا ہے۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ یہاں انسان کی آبادی کہاں پر واقع ہے مگر رات کا اندھیرا چھانے کی وجہ سے کستوری ناگن نے فیصلہ کیا کہ وہ دن نکلنے پر آگے جا کر کسی شہر یا بستی کا سراغ لگانے کی کوشش کرے گی۔ وہ اہرام کے پتھروں سے ٹیک لگا بیٹھ گئی۔ اسے نیند تو نہیں آتی تھی مگر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اور سوچنے لگی اگر یہاں کوئی انسانی سوسائٹی اسے مل گئی۔ تو وہ کس طرح وہاں سے نکل کر زمین پر واپس جانے کی کوشش کرے گی۔ کیونکہ اسے ہر حالت میں وہاں سے نکل کر زمین پر جانا اور ناگ کو اپنے قبضے میں کرنا تھا۔ ناگن ماں کی ہڈی اس کے پاس نہیں تھی یہ ہڈی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے تبت کے مندر میں واقع اپنی کوٹھڑی میں زمین کے اندر دفن کر رکھی تھی۔

کستوری ناگن دیر تک آنکھیں بند کیے بیٹھی رہی چاروں طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اس خاموشی میں کبھی کبھی ہوا کے چلنے کی سر سراہٹ سنائی دے جاتی تھی۔ ابھی تک کستوری ناگن کو وہاں کا کوئی درندہ، پرندہ، جانور یا رینگنے والا کیڑا ابھی نظر نہیں آیا تھا۔ اس نے سوچا کہ یہاں کسی ناگن سانپ کو آواز دینی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے اس کی یہ طاقت ابھی اس کے پاس ہو۔ اور اگر کوئی ناگن سانپ آس پاس موجود ہو تو آ جائے۔ کستوری ناگن نے فوراً آنکھیں کھول دیں اور پھنکار مار کر سانپ کی آواز میں کہا۔

"اگر آس پاس کوئی ناگن سانپ ہے تو میرے سامنے آئے۔ میں خلائی ناگن بول رہی ہوں"

کستوری ناگن بڑی حیران بھی ہوئی اور خوش بھی کہ ایک نیلی پیلی دھاریوں والا سانپ اہرام کے پتھروں میں سے نکل کر اس کے سامنے آ گیا۔ اندھیرے میں اس کی کھال پر بنی ہوئی نیلی اور پیلی دھاریاں چمک رہی تھیں یہ دو فٹ لمبا سانپ تھا اور اس کے پھن کے اوپر گول دھاریاں بنی ہوئی تھیں۔ سانپ نے آتے ہی اپنا پھن کھول کر اوپر اٹھایا

ر دوبار جھکایا۔ پھر بولا۔

"میں ناگن سانپ ہوں۔ تمہاری آواز سن کر آیا ہوں"۔

ستوری ناگن نے پوچھا۔ "کیا تمہیں معلوم ہے میں کون ہوں؟"

ن سانپ بولا۔ "ہاں میں جانتا ہوں کہ تم خلائی ناگن ہو۔ تمہارا سیارہ یہاں سے دو کروڑ میل دور ہے یہاں کی تمام ناگنوں پر فرض ہے کہ وہ تمہاری آواز پر سامنے آئیں اور اگر تمہیں مدد کی ضرورت ہو تو تمہاری مدد کریں"۔

توری ناگن بہت خوش ہوئی۔ اسے اندھیرے میں روشنی کرن نظر آ رہی تھی۔ اس نے پہلا سوال یہ کیا کہ یہ کون سا ارہ ہے جس کی فضا زمین کے سیارے ایسی ہے۔ اور یہاں ی مخلوق آباد ہے۔ ناگن سانپ نے کہا۔

"ناگن ملکہ! آپ نے یہاں آ کر بڑی غلطی کی ہے۔ کیونکہ یہ ایک آنکھ والی مخلوق کا شہر ہے یہاں اگر کوئی ایسا شخص آ جائے جکی دو آنکھیں ہوں تو یہ لوگ اُسے زندہ نہیں چھوڑتے اور طرح طرح کی اذیت دے کر مار ڈالتے ہیں

ستوری ناگن کو فکر لگی کہ اس کے پاس تو کوئی طاقت بھی نہیں ہے کہیں سچ مچ وہ ہلاک ہی نہ ہو جائے۔ اگرچہ اسے خنجر تلوار سے ہلاک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ لیکن یہ لوگ اسے آگ میں جھونک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر مار سکتے ہیں۔ کستوری ناگن نے کہا

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو ناگن سانپ؟

ناگن سانپ بولا۔ "ہاں ناگن ملکہ! میں اسی شہر میں پیدا ہوا ہوں میرے سامنے کسی دنیا سے ایک ایسی عورت آگئی تھی جس کی دو آنکھیں تھیں ان لوگوں نے اسے پکڑ لیا پہلے تو اس کی خوب آؤ بھگت کی۔ پھر اس کے جسم کی کھال اتار کر اس میں گھاس بھر دیا۔ اور زندہ دفن کر دیا میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ آپ یہاں سے چلی جائیں"

کستوری ناگن نے کہا۔ "میرے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں کہ جا سکوں۔ مجھے یہاں ایک روح پھینک گئی ہے۔

ناگن سانپ بولا۔ "تو پھر آپ اس اہرام کے اندر چھپ جائیں کیونکہ ایک آنکھ والی مخلوق کے سپاہی یہاں رات کو بھی گشت لگاتے رہتے ہیں۔ مگر ناگن ملکہ آپ تو جو چاہے روپ بدل سکتی ہے۔

کستوری ناگن نے اسے صاف صاف بتا دیا کہ میری طاقت کسی وجہ سے چھین لی گئی ہے اور میں نہ تو غائب ہو سکتی ہوں نہ سانپ بن سکتی ہوں اور نہ کوئی پرندہ جانور بن کر اڑ سکتی ہوں۔ ناگن سانپ نے کہا۔

تو پھر آپ اس اہرام میں چھپ جائیں۔ نہیں تو یہ مخلوق آپ

آپ کو زندہ نہیں چھوڑے گی"

کستوری ناگن نے کہا۔ "کیا تم میری مدد نہیں کر سکتے؟

ناگن سانپ بولا۔ "میں آپ کی اس سے زیادہ مدد نہیں کر سکتا کہ آپ کو اہرام میں جان بچا کر چھپ جانے کا مشورہ دوں کیونکہ میرے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں آپ کو چھپا سکوں"

کستوری ناگن نے اہرام کی طرف دیکھ کر کہا۔

"اس کا کوئی دروازہ مجھے نظر نہیں آتا"

ناگن سانپ نے کہا۔ "میرے پیچھے آئیں مجھے اس کے خفیہ دروازے کا پتہ ہے۔

ناگن سانپ آگے آگے چلنے لگا۔ کستوری ناگن اس کے پیچھے چل رہی تھی۔ ناگن سانپ ایک خفیہ دروازے میں سے کستوری ناگن کو اہرام کے اندر لے گیا۔ اس اہرام کے اندر ایک تنگ و تاریک گلی تھی۔ آگے ایک ڈیوڑھی بنی ہوئی تھی اس ڈیوڑھی میں نیچے ایک زینہ یعنی سیڑھی جاتی تھی ناگن سانپ نے سیڑھی کی طرف اشارہ کرکے کہا"

ناگن ملکہ! یہ سیڑھیاں نیچے ایک تہہ خانے میں جاتی ہیں مجھے معلوم ہے کہ یہاں سینکڑوں برس سے کوئی نیچے نہیں گیا آپ یہاں جب تک چاہیں رہ سکتی ہیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کستوری ناگن نے کہا۔

" لیکن میں کب تک یہاں پڑی رہوں گی؟ میں اس دنیا سے نکلنا چاہتی ہوں۔ تم کوئی ایسی تدبیر سوچو کہ جس سے میں یہاں سے فرار ہو کر اپنی جان بچا سکوں "

ناگن سانپ بولا۔ " ناگن ملکہ! میں کوشش کروں گا آپ اطمینان سے کچھ وقت گذاریں۔ میں آتا جاتا رہونگا ممکن ہے اس دوران میں کوئی ایسی ترکیب نکل آئے کہ آپ یہاں سے واپس اپنی دنیا میں چلی جائیں اب میں جاتا ہوں "

ناگن سانپ جب چلا گیا تو کستوری ناگن سوچنے لگی کہ وہ بہت بری طرح سے پھنس گئی ہے اب خدا جانے کب اسے وہاں سے نکلنا نصیب ہوگا مڑ کر دیکھا۔ وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

کستوری ناگن جلدی سے باہر نکل آئی۔ وہ واپس اپنے پہلے والے تہہ خانے میں آگئی یہاں اس نے ایک طرف جگہ صاف کی اور دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اب اسے یہی امید تھی۔ کہ شاید ناگن سانپ اس کے لیئے کوئی تدبیر پیدا کرے کہ وہ وہاں سے فرار ہو سکے خدا

جانے یہ ایک آنکھ والی مخلوق یہاں کہاں سے آگئی تھی ستوری ناگن ہر حالت میں اپنی جان بچانا چاہتی تھی وقت ہ وہاں اسے کوئی احساس نہیں تھا۔ چاروں طرف اندھیرا ی اندھیرا تھا اس اندھیرے میں صرف کستوری ناگن یا کوئی دسرا سانپ ہی دیکھ سکتا تھا۔ باہر دن گذر گیا تھا شام کے بعد رات کا اندھیرا ہر طرف پھیل گیا تھا۔ اچانک کستوری اگن کو گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ اس نے اس آواز ر کان لگا دیئے۔ گھوڑے اہرام کے اردگرد چکر لگا رہے تھے۔

کستوری ناگن کو یاد آگیا۔ کہ ناگ سانپ نے کہا تھا کہ ایک کھ والی مخلوق کے سپاہی رات کو بھی گشت لگاتے ہیں ور یہ گشت لگانے والے سپاہی ہوں گے۔ وہ اطمینان ے بیٹھی رہی۔ اسے یقین تھا کہ خفیہ دروازے کا ان کو ہ نہیں ہے اور وہ اندر نہیں آئیں گے پھر گھوڑوں کی اپوں کی آواز رک گئی اور آدمیوں کے باتیں کرنے کی آوازیں نے لگیں۔ یہ تین چار آدمی تھے۔ جو ایک ایسی خلائی زبان میں اتیں کر رہے تھے۔ جو کستوری ناگن بھی بڑی مشکل سے سمجھ رہی ھی۔ ان کی آوازیں ایسی تھیں۔ جیسے آدمی سوتے میں خراٹے لے رہا ہو۔ وہ خراٹوں کی زبان میں باتیں کر رہے تھے ان میں سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک نے کہا۔

" انسانی قدموں کے نشان اہرام کے اندر جا رہے ہیں"

کستوری ناگن کانپ اٹھی۔ ایک آنکھ والی مخلوق کے سپاہی اس کے قدموں کے نشان دیکھتے خفیہ دروازے پر پہنچ گئے تھے کستوری ناگن سے سخت غلطی ہو گئی تھی کہ وہ اپنے قدموں کے نشان نہیں مٹا سکی تھی وہ جلدی سے تہہ خانے سے نکل کر گلی میں بھاگی کہ اس تہہ خانے میں جاکر چھپ جائے جہاں چھت سے تابوت لٹک رہا تھا۔ دوسری طرف سپاہی خفیہ دروازے میں سے اندر آگئے۔ یہ ایک آنکھ والے اونچے لمبے تڑنگے آدمی تھے۔ جن کے ہاتھوں میں لمبی لمبی تلواریں تھیں ان کے چہروں پر صرف ایک آنکھ تھی۔ یہ آنکھ سرخ تھی اور ماتھے پر لگی ہوئی تھی۔ اس آنکھ میں سے روشنی نکل رہی تھی۔ یہ چار سپاہی تھے۔ وہ ڈیوڑھی میں آکر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے۔ پھر تہہ خانے میں گھس گئے۔ ادھر کستوری ناگن تابوت والے تہہ خانے میں اتر کر کونے میں چھپ کر بیٹھ گئی۔ اسے خطرہ تھا کہ سپاہی یہاں بھی ضرور آ جائیں گے۔ وہ پریشان بھی تھی اور گھبرائی ہوئی بھی تھی۔

اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں چھپے اسے آدمیوں کے قدموں کی آوازیں آنے لگیں۔ سپاہی اہرام کی گلی میں سے گذر

ر تابوت والے تہہ خانے کی طرف آ رہے تھے کستوری ناگن ڑ کر دروازے کی سیڑھیوں کی طرف گئی۔ اب اسے سپاہیوں کی راؤں والی آوازیں صاف صاف سنائی دے رہی تھیں کستوری ناگن ب بہت زیادہ گھبرا گئی۔ اچانک اس نے دیکھا کہ چھت کے ساتھ لٹکتا ہوا تابوت آہستہ سے نیچے آگیا ہے اور اس کا ڈھکنا اپنے آپ کھل گیا اور اس میں سے کسی نے ٹھنڈے سانس ایسی آواز میں کہا۔

" تابوت کے اندر آجاؤ"

کستوری ناگن کو جان بچانے کی فکر پڑی تھی۔ وہ سوچے سمجھے بغیر تابوت کی طرف بڑھی۔ اس نے دیکھا کہ تابوت خالی تھا۔ وہ جلدی سے اس میں اتر کر لیٹ گئی۔ جونہی وہ تابوت میں لیٹی۔ تابوت کا ڈھکنا بند ہوگیا۔ اور تابوت اپنے آپ اوپر چلا گیا اب وہ پہلے کی طرح فرش سے چھ سات فٹ اونچا چھت سے لٹک رہا تھا اتنے میں ایک آنکھ والے سپاہی تہہ خانے میں آ گئے انہوں نے تہہ خانے میں مشعل کی روشنی میں چاروں طرف دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا ایک سپاہی بولا۔ " وہ یہاں سے بھاگ گیا ہے"

دوسرے نے کہا " ہم اسے جلد پکڑ لیں گے۔ ہمارے طلسمی تھال نے بتایا تھا کہ یہاں دو آنکھ والا کوئی انسان وارد ہوا ہے اور طلسمی تھال کبھی جھوٹ نہیں بولتا آؤ ہم باہر چل کر اسے تلاش کرتے ہیں"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور سپاہی تہہ خانے سے نکل گئے۔ جب چاروں طرف گہرا سناٹا چھا گیا تو کستوری ناگن نے تابوت میں گردن اٹھا کر دیکھا۔ تابوت بالکل اس کے سائز کا تھا اب اسے اس ٹھنڈی سانس جیسی پراسرار آواز کا خیال آیا۔ جس نے اسے تابوت کے اندر بلایا تھا۔ کستوری ناگن نے اٹھ کر بیٹھنا چاہا۔ مگر تابوت کا ڈھکنا مضبوطی سے بند تھا اور وہ اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتی تھی۔ کستوری ناگن نے آہستہ سے کہا۔

"کیا تو کوئی نیک روح ہے جس نے میری جان بچائی"

اسے کوئی جواب نہ ملا۔ کستوری ناگن نے ایک بار پھر کہا۔ تمہارا شکریہ! اے نیکدل روح۔ تیری وجہ سے میری جان بچ گئی۔ مگر اب مجھے تابوت سے بھی باہر نکال۔ نہیں تو میں یہاں پڑے پڑے ایک دن مر جاؤنگی"

اس بار بھی کوئی جواب نہ ملا۔ کستوری ناگن گھبرائی کہ کہیں وہ ہمیشہ کے لئے تابوت میں بند ہو کر تو نہیں رہ گئی اس نے دونوں ہاتھوں سے تابوت کے ڈھکنے کو اوپر اٹھانے کی کوشش کی مگر تابوت کا ڈھکنا اتنی مضبوطی سے بند کیا گیا تھا کہ وہ ذرا سا بھی نہ ہلا۔ کستوری ناگن نے غصے میں کہا۔

"تم نے مجھے یہاں کیوں بند کر دیا ہے؟"

اب اسے ٹھنڈے سانس والی آواز سنائی دی۔

"یہ تابوت ایک مدت سے تمہارا انتظار کر رہا تھا اب تم قیامت کے دن ہی باہر نکلو گی"

کستوری لرز گئی۔ وہ موت سے بچنے کی کوشش میں موت کے تابوت میں چلی گئی تھی۔ اس نے زور زور سے تابوت کے ڈھکنے کو لاتیں مارنی شروع کر دیں۔ ٹھنڈی سانس والی آواز آئی

"تھوڑی دیر بعد تمہیں نیند آ جائے گی۔ پھر تم ہاتھ پاؤں نہیں ہلا سکو گی"

اور ایسا ہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد کستوری ناگن پر غنودگی چھانے لگی وہ بڑی کوشش کر کے آنکھیں کھولتی مگر نیند کی وجہ سے وہ دوبارہ بند ہو جاتیں اس کا جسم بھی سست پڑنے لگا اور پھر اسے نیند آ گئی۔ یہ اتنی گہری نیند تھی۔ کہ کستوری ناگن کو پھر ہوش نہ رہا۔

ایک آنکھ والے سپاہی واپس محل میں چلے گئے۔ اس محل پر ایک سنگدل جلاد حکومت کرتا تھا جس کی ایک آنکھ تھی جب اس کو سپاہیوں نے بتایا کہ دو آنکھ والی عورت اہرام میں کہیں نہیں ملی تو وہ غصے سے بولا۔

"میرا طلسمی تھال کیا غلط بات نہیں کرتا۔ جاؤ اور اہرام کے ارد گرد اس عورت کو تلاش کرو ہم خود اس کی کھال اتار کر اس میں پتھر بھرنا چاہتے ہیں"

جب سپاہی چلے گئے تو ایک آنکھ والا جلاد دوسرے کمرے میں آیا یہاں ایک تانبے کا تھال دیوار کے ساتھ لگا تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جلاد بادشاہ اس کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور بولا۔ "خلتاش! دو آنکھ والی عورت میرے آدمیوں کو نہیں ملی وہ کہاں ہے اس وقت؟"

تانبے کے تھال پر اہرام کی تصویر ابھر آئی اس کا مطلب تھا کہ وہ عورت اہرام کے اندر ہی ہے۔ جلاد بادشاہ نے کہا "مگر میرے آدمیوں نے تو سارا اہرام چھان مارا ہے وہ کہتے ہیں کہ عورت کہیں نہیں ہے۔"

تھال پر اہرام دھندلا ہو کر غائب ہو گیا اور ایک بار پھر ابھر آیا اس کا مطلب تھا کہ عورت اہرام کے اندر ہی ہے جلاد بادشاہ نے فوراً تالی بجا کر اپنے محافظوں کو بلایا اور حکم دیا

"ابھی جا کر اہرام کی تلاشی لو۔ ہماری دشمن عورت وہیں کہیں چھپی ہوئی ہے۔"

محافظ فوراً گھوڑوں پر سوار ہو کر اہرام کی طرف دوڑے اہرام میں وہی سناٹا اور اندھیرا چھایا تھا۔ وہ مشعلیں روشن کر کے اہرام کے خفیہ دروازے سے اندر گئے اور انہوں نے ایک ایک تہہ خانے کو دیکھ ڈالا۔ مگر عورت انہیں کہیں بھی نہ ملی۔ ایک محافظ نے کہا۔

"اس تابوت میں کیا ہے اسے بھی اتار کر دیکھو۔"

دوسرا محافظ کہنے لگا۔ "یہ اہرام کی ڈراؤنی بد روح کا تابوت ہے جو

ہمارے دادا پڑدادا کے زمانے سے یہاں لٹکا ہوا ہے۔ اسے آج تک کوئی نہیں کھول سکا اس میں وہ عورت کیسے جا کر چھپ سکتی ہے۔"

پہلا محافظ بولا۔ "پھر بھی ہمارا فرض ہے کہ ہم تابوت کو کھول کر دیکھیں۔ ممکن ہے دو آنکھوں والی عورت اسی تابوت میں چھپی بیٹھی ہو"

اسی وقت تابوت کو نیچے کھینچ لیا گیا اس کا ڈھکنا نہیں کھل رہا تھا بڑی مشکل سے تلواروں کی مدد سے انہوں نے تابوت کا ڈھکنا اٹھا دیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ اندر سے تابوت بالکل خالی ہے وہ ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ دوسرا محافظ بولا۔

"میں نے کہا تھا کہ اندر سوائے تابوت کی روح کے اور کچھ نہیں ہے اب اسے جلدی سے بند کر دو کہیں ہم پر کوئی مصیبت نازل نہ ہو جائے۔"

انہوں نے تابوت کو جلدی جلدی بند کر کے اسی طرح چھت کے ساتھ لٹکا دیا اور انہوں نے جلاد بادشاہ کو جا کر بتایا کہ حضور ہم نے اہرام کے تابوت کو بھی کھول کر دیکھ لیا ہے وہاں کہیں بھی دو آنکھوں والی عورت نہیں ہے۔ جلاد بادشاہ نے ایک بار پھر طلسمی تھال کے سامنے جا کر کہا کہ اے طلسمی تھال! اے خلتاش ہمیں بتا کہ وہ عورت کہاں چھپی ہوئی ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھال پر ایک بار پھر اہرام کی تصویر ابھر آئی اور تھوڑی دیر رہ کر غائب ہوگئی۔ جلاد بادشاہ عجیب پریشانی میں پھنس گیا اس نے حکم دے دیا کہ اہرام کی چوبیس گھنٹے نگرانی کی جائے دو آنکھوں والی عورت وہیں کہیں موجود ہے۔ وہ باہر نکلے گی تو اسے وہیں پکڑ لیا جائے۔

اہرام کے گرد ایک آنکھ والی مخلوق کا پہرہ لگ گیا دوسرے دن آدھی رات کو ناگن سانپ ناگن ملکہ کا حال احوال معلوم کرنے اہرام کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہاں مشعلیں جل رہی ہیں اور سپاہی جگہ جگہ بیٹھے پہرہ دے رہے ہیں ناگن سانپ اندھیرے میں رینگتا ہوا خفیہ دروازے سے اہرام کے اندر داخل ہوگیا۔ وہ سیدھا ڈیوڑھی والے تہہ خانے میں پہنچا۔ وہاں ناگن ملکہ موجود نہیں تھی ناگن سانپ کو حیرانی ہوئی کہ وہ تو ناگن ملکہ کو اسی تہہ خانے میں ٹھہرے رہنے کا کہہ کر گیا تھا۔ پھر وہ کہاں چلی گئی۔

وہ رینگتا ہوا دوسرے اور پھر تیسرے تہہ خانے میں آگیا اس نے سارے ہی تہہ خانے دیکھ لیے ناگن ملکہ کہیں بھی نہیں تھی اب صرف کونے والا تہہ خانہ رہ گیا تھا جہاں تابوت لٹک رہا تھا ناگن سانپ اس تہہ خانے میں آگیا اس نے چھت کے ساتھ لٹکتے ہوئے تابوت کو دیکھا تو سوچ میں پڑ گیا کہ ناگن ملکہ اس تابوت میں

نہیں جا سکتی تھی۔ پھر وہ آخر کہاں چلی گئی؟ ناگن سانپ نے فوراً سانپ کی زبان میں ناگن ملکہ کو آواز دی۔ جواب میں ناگن ملکہ کی آواز نہ آئی۔ سانپ نے تین چار بار اسے پکارا مگر ہر بار جواب میں خاموشی چھائی رہی۔ آخر سانپ نے فیصلہ کیا کہ تابوت کے اندر جھانک کر دیکھنا چاہیئے۔ وہ دیوار پر رینگتا ہوا چھت کے ساتھ جا لگا۔ وہاں سے رینگ کر وہ زنجیر پر سے ہوتا ہوا تابوت کے اوپر آگیا۔ تابوت کے چاروں طرف گھوم کر دیکھا صرف ایک جگہ چھوٹا سا سوراخ تھا ناگن سانپ نے اپنی گردن سوراخ میں سے اندر کی تو یہ دیکھ کر تعجب کرنے لگا کہ ناگن ملکہ یعنی کستوری ناگن تابوت میں ایک مردے کی طرح بالکل سیدھی پڑی ہے۔

ناگن سانپ تابوت کے اندر داخل ہوگیا اس نے کستوری ناگن کے منہ کے پاس جا کر غور سے دیکھا کستوری ناگن کا سانس چل رہا تھا اس کا مطلب تھا کہ وہ مری نہیں تھی زندہ تھی مگر وہ بے ہوش تھی۔ ناگن سانپ نے ناگن ملکہ کے چہرے پر زور سے پھنکار ماری مگر کستوری ناگن کی نیند نہ ٹوٹی سانپ نے بہت جتن کیے کہ کسی طرح ناگن ملکہ کو ہوش آجائے مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہوا۔ سانپ تابوت میں سے نکل کر اہرام کی تنگ و تاریک گلی میں سے گذرتا ہوا باہر نکل گیا وہ سیدھا اپنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قبیلے میں جا پہنچا۔ وہاں ایک بوڑھا سانپ اپنے غار میں ہر وقت لیٹا رہتا تھا۔ ناگن سانپ نے اَدب سے اس کے پاس جاکر ا سلام کیا۔ اور سارا ماجرہ سنایا بوڑھے سانپ نے آہستہ سے سر اٹھایا اور بولا۔

"ناگن ملکہ اب تابوت کی بد روح کے قبضے میں ہے وہ تو اب کبھی اس تابوت سے باہر نہیں نکلے گی تابوت کی بد روح نے اُسے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔"

ناگن سانپ نے کہا۔ "دادا کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ جس سے میں ناگن ملکہ کو زندہ تابوت میں دفن ہونے سے بچا سکوں؟ ناگن آخر ملکہ ہے اسے بچانا ہمارا فرض ہے۔"

بوڑھا سانپ تھوڑی دیر سوچتا رہا۔ پھر بولا۔

"صرف ایک طریقہ ہے۔ اور وہ یہ کہ خلتاش کی وادی میں اژدہا والے کنوئیں پر آدھی رات کو جاؤ۔ وہاں اژدہا کی روح آدھی رات کو اپنا ڈھانچہ دیکھنے آتی ہے۔ جب وہ آئے تو اُسے میرا سلام کہنا۔ وہ تمہیں ناگن ملکہ کو تابوت سے زندہ نکالنے کی تدبیر بتا دے گا۔ اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔"

ناگن سانپ دوسرے دن آدھی رات کو خلتاش وادی میں

اژدہا کے کنوئیں پر جا کر بیٹھ گیا۔ یہ کنواں خشک تھا اور اس کے نیچے کوڑے کرکٹ میں ایک اژدھا کا بہت بڑا ہڈیوں کا ڈھانچہ پڑا تھا۔ ناگن سانپ ڈھانچے کے پاس ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا جب رات آدھی سے کچھ اوپر گذر گئی تو اچانک سانپ کو ایک اژدھا کی پھنکار کی آواز سنائی دی۔ وہ ہوشیار ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ کنوئیں کے اوپر سے ایک بہت بڑے اژدہا کی روح نیچے اتر رہی تھی اژدہا کی روح نے ایک زندہ سانپ کو وہاں دیکھا تو آگ بگولہ ہو گیا بولا۔

"تیری جرأت کیسے ہوئی یہاں آنے کی؟"

ناگن سانپ نے ادب سے سلام کیا اور بولا۔

"حضور! مجھے دادا سانپ نے آپ کو سلام دے کر بھیجا ہے"

اژدہا کی روح ایک دم پُر سکون ہو گئی۔ دادا سانپ اس کا دوست رہا تھا۔ اس نے پوچھا

"بول تجھے میرے دوست نے کس لئے بھیجا ہے"؟

تب ناگن سانپ نے سارا قصہ بیان کیا اور اس سے امداد چاہی۔ اژدہا کی روح نے کہا۔

"سُن! تو واپس ناگن ملکہ کے تابوت میں اتر کر اس کے ٹخنے پر ہلکا سا ڈس۔ اس کے جسم میں صرف ایک قطرہ زہر داخل کر ناگن ملکہ ہوش میں آ جائے گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانپ نے پوچھا۔ "مگر میں ناگن ملکہ کو وہاں سے نکالوں گا کیسے!"

اژدہا کی روح نے کہا۔ "جب تو ناگن ملکہ کو ڈسے گا تو وہ ہوش میں آجائے گی اور اس کے ساتھ ہی اس کی کھوئی طاقت بھی اسے واپس مل جائے گی۔ پھر وہ غائب ہو کر اپنے آپ تابوت سے باہر نکل آئے گی۔"

ناگن سانپ یہ سن کر بڑا خوش ہوا۔ اور اژدہا کی روح کا شکریہ ادا کر کے وہاں سے تیز تیز اہرام کی طرف چلا۔ اہرام کے باہر مشعلیں روشن تھیں۔ اور ایک آنکھ والے سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ ناگن سانپ خفیہ دروازے سے اہرام کے اندر چلا گیا وہاں وہ سیدھا تابوت والے تہہ خانے میں آگیا۔ تابوت کے سوراخ میں سے تابوت کے اندر داخل ہو کر اس نے فوراً ناگن ملکہ کے تختے پر ڈس دیا مگر اس کے جسم میں اپنے زہر کا صرف ایک قطرہ ہی داخل کیا۔ اس کے ڈستے ہی ناگن ملکہ یعنی کستوری ناگن کو ہوش آگیا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔ ناگن سانپ کو اپنے قریب دیکھا تو پوچھا۔ مجھے ہوش کیسے آگیا؟ ناگن سانپ نے اسے سب کچھ بتا دیا اور کہا۔ "اژدہا کی روح نے کہا تھا کہ میرے ڈسنے سے تمہاری ساری طاقتیں واپس آجائیں گی۔"

کستوری ناگن بڑی خوش ہوئی اس نے فوراً پھنکار ماری اور سانپ کی شکل اختیار کر کے دوسرے سانپ کے ساتھ تابوت سے نکل کر باہر آگئی کستوری ناگن اپنی طاقت واپس مل جانے پر بے حد خوش تھی وہ سانپ

کی شکل میں اپنے ساتھی سانپ کے ہمراہ اہرام کے باہر آگئی۔ اس نے دیکھا کہ باہر واقعی ایک آنکھ والے سپاہی پہرہ دے رہے ہیں۔

باہر آتے ہی کستوری ناگن نے سانپ سے پوچھا۔

"تمہیں ٹھنڈے سانس ایسی آواز سنائی دی؟"

سانپ بولا۔ "نہیں تو ناگن ملکہ! میں نے تو کوئی آواز نہیں سنی۔" کستوری ناگن نے آواز سنی تھی۔ یہ آواز تابوت کی بدروح کی تھی۔ وہی جسم کے رونگٹے کھڑے کر دینے والی ٹھنڈے سانس ایسی آواز۔ تابوت کی بدروح نے کستوری ناگن سے کہا تھا

"تو مجھ سے بچ کر نہ جا سکے گی ناگن ملکہ! میں ہر جگہ تیرا پیچھا کروں گی۔"

کستوری ناگن نے سانپ سے کہا "یہاں سے نکل چلو"

اور وہ دونوں سانپ اہرام سے دور ہوتے گئے۔ وہ بڑی تیز رفتاری سے ریت پر دوڑ رہے تھے سانپ ناگن ملکہ کو لے کر دادا سانپ کے غار میں آگیا۔ دادا سانپ نے ناگن ملکہ کو دیکھ کر کہا "ناگن ملکہ! اس غار میں تجھے کوئی بدروح نقصان نہیں پہنچا سکے گی مگر تجھے اس غار سے ابھی باہر نہیں جانا چاہیئے۔" غار کے باہر فضا میں تابوت کی روح لٹکی ہوئی تھی اور کستوری ناگن کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہی تھی۔

○

آگے کیا ہوا جاننے کے لیے

قسط نمبر ۱۶۴ "ہم شکل ناگ" پڑھیے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میرے نام

پیارے انکل اے حمید صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں یہاں خیریت سے ہوں اور آپ بھی خدا کے فضل سے خیریت ہوں گے۔ پیارے انکل میں "عنبر ناگ ماریا" بہت شوق سے پڑھتا ہوں اور میرے دوست بھی "عنبر ناگ ماریا" کو شوق سے پڑھتے ہیں۔ میرا خط لکھنے کا یہ مطلب تھا کہ آپ کے قلم میں پتہ نہیں کون سا جادو ہے۔ جو آپ اتنے اتنے اچھے ناول لکھتے ہیں۔ میں نے ناول نمبر ۲۵۔ ۹۹ سیڑھیوں کا راز سلور جوبلی پڑھا۔ مجھ کو یہ ناول بہت اچھا لگا۔ انکل میں نے "عنبر ناگ ماریا" کے تو تقریباً سارے قصے پڑھے ہیں۔ آپ عنبر ناگ ماریا کیٹی خلاء میں بہت اچھے ناول لکھتے ہیں۔ آپ نے عنبر ناگ ماریا کیٹی خلاء میں کا صرف ایک خاص نمبر بھیجا ہے۔ انکل میں آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ آپ عنبر ناگ ماریا کیٹی خلا میں کا اور خاص نمبر لکھیئے۔ خاص نمبر مجھ کو بڑا اچھا لگتا ہے۔

انکل آپ اس خط کا جواب ضرور دیجیئے گا۔ میں خط کا انتظار کروں گا۔ اب آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ خدا حافظ۔

کیلاش کمار کلاس IX A گورنمنٹ پروفشنلائیزڈ، بوائز ہائی اسکول شہداد پور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

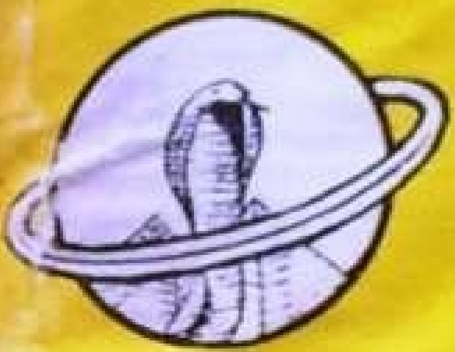

عنبر ناگ ماریا کیٹی اور خلا میں

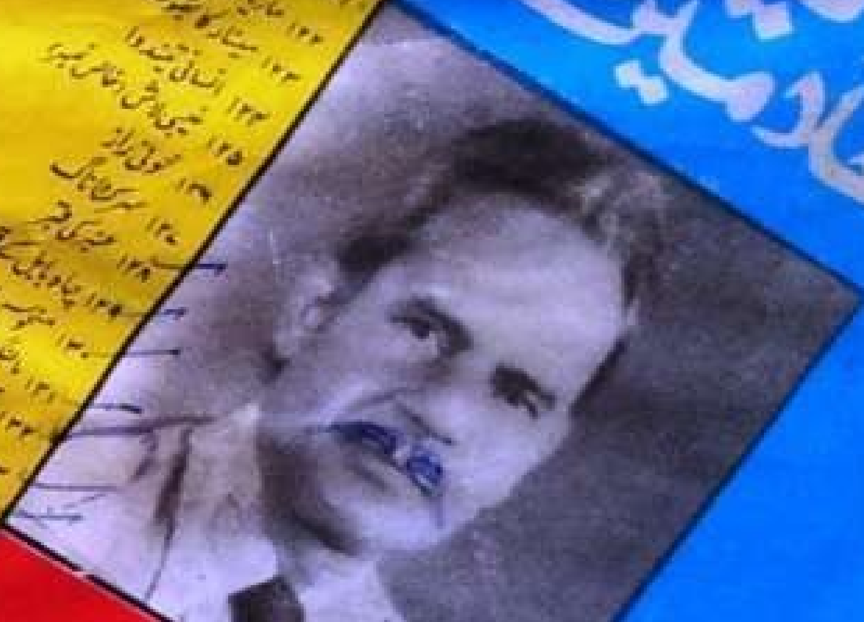

اے حمید

عنبر پبلیکیشنز
۵۔ بادشاہ عالم مارکیٹ، لاہور - ۸